بچوں کے قائد، بڑوں کے رہنما

شہید حکیم محمد سعید اور خدمتِ خلق

(خصوصی پروگرام)

ہمدرد شوریٰ

ہمدرد
HAMDARD FOUNDATION
PAKISTAN

ہمدرد نونہال اسمبلی

ہمدرد شوریٰ پاکستان

مدیر اعلیٰ: قومی صدر ہمدرد شوریٰ پاکستان

محترمہ سعدیہ راشد

اکتوبر 2025

جلد............9
شمارہ:2025

مرتب کردہ:
ڈاکٹر ثناء غوری

رپورٹ

محمد نعمان قیوم پشاور
حیات محمد بھٹی راولپنڈی/اسلام آباد
سید علی بخاری لاہور
ڈاکٹر ثناء غوری کراچی

ہمدرد شوریٰ کے اراکین کی رائے سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

موضوع فکر

بچوں کے قائد، بڑوں کے رہنما۔
شہید حکیم محمد سعید اور خدمتِ خلق

ہمدرد شوریٰ اور ہمدرد نونہال اسمبلی

خصوصی مشترکہ اجلاس

اجلاس کراچی	08/اکتوبر 2025
اجلاس پشاور	14/اکتوبر 2025
اجلاس راولپنڈی: اسلام آباد	21/اکتوبر 2025
اجلاس لاہور	23/اکتوبر 2025

ترتیب و پیشکش

ایونٹس/ پروگرام/ پبلی کیشنز

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، مرکزی دفتر کراچی

16 ویں منزل، بحریہ ٹاؤن ٹاور، پی ای سی ایچ ایس بلاک 2،

کراچی پاکستان 75400 ٹیلی فون 021-38241611

ہمدرد شوریٰ اور ہمدرد نونہال اسمبلی کا خصوصی مشترکہ اجلاس اکتوبر 2025
موضوع: بچوں کے قائد، بڑوں کے رہنما۔ شہید حکیم محمد سعید اور خدمتِ خلق

ہمدرد شوریٰ اور ہمدرد نونہال اسمبلی کے اس خصوصی مشترکہ اجلاس کا انعقاد شہید حکیم محمد سعید کی یاد اور خدمتِ خلق کے اس درخشاں تصور کو تازہ کرنے کے لیے کیا گیا ہے جو انہوں نے اپنی پوری زندگی میں عملی مثالوں کے ساتھ قوم کے سامنے پیش کیا۔ اس یادگار اجتماع میں جہاں ہمدرد نونہال اسمبلی کے باصلاحیت نونہالوں نے شرکت کی، وہیں ہمدرد شوریٰ کے معزز اراکین بھی موجود تھے، جنہوں نے ملی خدمت، کردار سازی اور قومی شعور کے فروغ میں حکیم صاحب کی بے مثال جدوجہد کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ حکیم محمد سعید ایک ایسے قائد تھے جنہوں نے اپنی فکر، علم اور عمل کے ذریعے خدمتِ انسانیت کو قومی تعمیر کا مقدم ترین حصہ بنا دیا۔ ان کی قائم کردہ تعلیمی و فلاحی تحریکیں آج بھی ہزاروں ذہنوں کو منور کر رہی ہیں اور نئی نسل کو ایسا وژن فراہم کر رہی ہیں جس کی بنیاد اخلاص، محنت، علم اور انسان دوستی پر ہے۔ اس مشترکہ اجلاس کا مقصد نہ صرف حکیم صاحب کی خدمات اور مشن کو یاد کرنا ہے، بلکہ نئی نسل اور صاحب الرائے افراد کے درمیان فکری ربط کو مزید مضبوط بنانا بھی ہے، تاکہ دونوں طبقات تجربات، خیالات اور اقدار کا وہ تبادلہ کر سکیں جو ایک روشن، مستحکم اور خدمت گزار پاکستان کی تعمیر میں مددگار ثابت ہو۔ اس اجلاس میں شریک اراکین نے اس بات کا اعادہ کیا کہ شہید حکیم محمد سعید کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے علم، اخلاق اور خدمت کو اپنا شعار بنائیں گے اور ان کے عظیم مشن کو آنے والی نسلوں تک پہنچاتے رہیں گے۔

ہمدرد شوریٰ پاکستان اور ہمدرد نونہال اسمبلی پاکستان کی قومی صدر محترمہ سعدیہ راشد صاحبہ نے اس خصوصی اجلاس (اکتوبر 2025ء) کے لیے ''بچوں کے قائد، بڑوں کے رہنما۔ شہید حکیم محمد سعید اور خدمتِ خلق'' کو موضوع بحث تجویز کیا۔ ہمدرد شوریٰ اور ہمدرد نونہال اسمبلی کے خصوصی مشترکہ اجلاس کا انعقاد پشاور، راولپنڈی/اسلام آباد، لاہور اور کراچی میں منعقد کیا گیا۔

محترمہ سعدیہ راشد صاحبہ نے اپنے خط میں تحریر فرمایا:

شہید حکیم محمد سعید پاکستان کی تاریخ کا وہ تابندہ ستارہ ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی خدمتِ خلق، تعلیم و تربیت اور انسانیت کی بھلائی کے لیے وقف کر دی۔ وہ ایک عظیم محقق، محبِ وطن، معالج، مفکر اور سب سے بڑھ کر ایک بے لوث خادمِ انسانیت تھے، جن کی شخصیت اور کارنامے آنے والی نسلوں کے لیے رہنمائی اور روشنی کا ذریعہ ہیں۔

انہوں نے طبِ یونانی کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کیا اور ''ہمدرد'' کو محض ایک ادارہ نہیں، بلکہ ایک مشن بنا دیا۔ ان کی سرپرستی میں ہمدرد دمطب اور ہمدرد لیبارٹریز نے لاکھوں مریضوں کو صحت و شفا عطا کی۔ ضرورت مند مریضوں کے علاج میں وہ ہمیشہ پیش پیش رہے۔ مطبع ہمدرد سے شائع ہونے والے علمی و تحقیقی مجلّات اور کتابوں نے نوجوانوں کو سوچنے، تحقیق کرنے اور لکھنے کا سلیقہ عطا کیا۔

قوم کی فکری اور اخلاقی تربیت کے لیے انہوں نے دو عظیم پلیٹ فارم قائم کیے: ''ہمدرد شوریٰ'' اور ''ہمدرد نونہال اسمبلی''، ہمدرد شوریٰ بڑوں کے لیے ایک فکری نشست تھی جہاں قومی مسائل پر غور و فکر ہوتا، جب کہ ہمدرد نونہال اسمبلی نے بچوں کو اعتماد کے ساتھ اظہارِ خیال اور قیادت کے عملی مواقع فراہم کیے۔ ان دونوں اداروں نے ہزاروں ذہنوں کو جلا بخشی اور کل کے معماروں کو تیار کیا۔

تعلیم اور کردار سازی ان کی زندگی کا اصل مقصد تھا۔ اسی جذبے کے تحت انہوں نے ''مدینۃ الحکمۃ'' کے قیام کے ساتھ ساتھ ہمدرد ولیج اسکول، ہمدرد پبلک اسکول اور ہمدرد یونی ورسٹی جیسے ادارے قائم کیے۔ یہ ادارے آج بھی ملک کو ایسے نوجوان فراہم کر رہے ہیں جو باصلاحیت، باشعور اور باکردار ہیں اور یہی پاکستان کا اصل سرمایہ ہیں۔

شہید حکیم محمد سعید کی زندگی ہم سب کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ان کا یقین تھا کہ اگر نوجوان تعلیم یافتہ، محبِ وطن اور باکردار ہوں تو پاکستان ایک مثالی ملک بن سکتا ہے۔ ان کی تعلیمات اور خدمات آج بھی ہمارے لیے ہدایت کا چراغ ہیں اور آنے والی نسلوں کو خدمتِ خلق اور انسانیت کے اعلیٰ درس دیتی ہیں۔

اسی جذبے کو تازہ رکھنے کے لیے اس برس یومِ شہادت کے موقع پر ایک پُروقار مشترکہ اجلاس منعقد کیا جا رہا ہے، جس میں ہمدرد نونہال اسمبلی کے ہونہار نونہال اور ہمدرد شوریٰ کے معزز اراکین مل کر شہید حکیم محمد سعید کو خراجِ عقیدت پیش کریں گے اور یہ عہد کریں گے کہ ہم ان کے مشن کو ہمیشہ آگے بڑھاتے رہیں گے۔

پشاور

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے زیرِ اہتمام ہمدرد نونہال اسمبلی اور ہمدرد شوریٰ پشاور کا مشترکہ خصوصی اجلاس بحوالہ 28ویں یوم شہادت حکیم محمد سعید پشاور کے سروسز کلب میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا موضوع تھا شہید حکیم محمد سعید اور خدمتِ خلق۔ مذکورہ اجلاس میں اسپیکرشپ کے فرائض اسپیکر ہمدرد شوریٰ پشاور پروفیسر ڈاکٹر عدنان سرور خان صاحب اور ہمدرد نونہال اسمبلی کی اسپیکر نونہال ایمان شہزاد نے بخوبی انجام دیے۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز نونہال مومنہ یاسر نے تلاوتِ کلامِ پاک سے کیا۔ اجلاس دو حصوں پر مشتمل تھا۔

پہلے حصے میں مختلف اسکولوں کی نونہالان نے مذکورہ موضوع پر خوبصورت تقاریر کرکے شرکاء محفل کے دل موہ لیے۔ جب کہ دوسرے حصے میں معزز اراکین شوریٰ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید کو منظوم و منثور خراج عقیدت پیش کیا۔ مذکورہ اجلاس کی روداد درجِ ذیل ہے:

نونہال ایمان شہزاد
اسپیکر، ہمدرد نونہال اسمبلی
(الفیصل ماڈل ہائی اسکول، باڑہ لین پشاور صدر)

درویش خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر میرا نہ دِلی، نہ صفاہاں، نہ سمرقند
کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
نہ اَبلہِ مسجد ہوں، نہ تہذیب کا فرزند
اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں، بیگانے بھی ناخوش
میں زہرِ ہلال کو کبھی کہہ نہ سکا قند

شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید بلا شبہ ایک ہمہ جہت، عہد آفریں اور تاریخ ساز شخصیت تھے، وہ اپنی جوانی کے آغاز میں اپنی جنم بھومی دہلی شہر اور اپنے جمے جمائے کاروبار کو چھوڑ کر مملکت خداداد پاکستان آ گئے اور یہاں کراچی میں اُنھوں نے 12 روپے ماہوار کرائے پر دکان لے کر اپنے آبائی کاروبار یعنی ''طبِ مشرق'' کو فروغ دینا شروع کر دیا۔ اُنھوں نے بہت معمولی سرمائے سے اس ادارے کی بنیاد رکھی اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ ادارہ طب، تعلیم، ادب، انسانی وسائل کی ترقی اور خدمتِ خلق میں پاکستان کا سب سے عظیم ادارہ شمار ہونے لگا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اپنے لیے تو سب ہی جیتے ہیں اس جہاں میں
ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا

حکیم محمد سعید شہید نے ادارہ ہمدرد کو ترقی دے کر اس نہج پر پہنچا دیا کہ شعبہ طب کے علاوہ یہ ادارہ تعلیم، سائنس، انسانی وسائل کی ترقی اور خصوصاً خدمتِ خلق اور دُکھی انسانیت کی خدمت کے میدان میں تمام اداروں سے بازی لے گیا۔ شہید حکیم محمد سعید نے ادارہ ہمدرد کو جس طرح خدمت خلق کے لیے وقف کیا اور انسانیت کی خدمت میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے اُن کی دُختر نیک اختر محترمہ سعدیہ راشد نے نہ صرف اُن کے مشن کو برقرار رکھا، بلکہ اُن خدماتِ خلق کو وہ اور بھی بلندی پر لے گئیں۔

ہمدرد خیر خواہ تھا اور چارہ گر بھی تھا
اس کا شعورِ فکر و نظر معتبر بھی تھا
ہر چیز وقف کر دی تھی ملت کے نام پر
سب قوم کے لیے ہی تھا جو مال و زر بھی تھا
فتنہ گروں نے کر دیا اس شخص کو شہید
جو امن کا سفیر تھا اور بے ضرر بھی تھا

ہم ایسی بدنصیب قوم ہیں کہ صدیوں کے بعد ایسے رجل عظیم میسر آنے والے انسان کو آناً فاناً کھو دیا۔ 17 اکتوبر 1998ء کا وہ منحوس دن تھا جب ایک فتنہ گر جماعت کے دہشت گردوں نے اس عظیم بطل حریت اور محسن انسانیت کو صبح سویرے ان کے مطب کے سامنے ان پر گولیاں برسا کر انہیں ہم سے چھین لیا۔

نگاہ بلند، سخن دلنواز، جاں پُر سوز
یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لیے

ہم جب اپنے اردگرد دیکھتے ہیں تو ہمیں حکیم محمد سعید اور اُن کا ادارہ ہمدرد ہی نظر آتا ہے جو اتنے بڑے لیول پر انسانیت کی خدمت کر رہا ہے۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

نونہال ارج حسین
قائدِ ایوان، ہمدرد نونہال اسمبلی
(فرنٹیئر ماڈل اسکول اینڈ گرلز کالج فار گرلز، ورسک روڈ پشاور)

شہید حکیم محمد سعید نہ صرف چھوٹوں کے قائد اور بڑوں کے رہنما تھے، بلکہ وہ ایک نیک دل، صاف گو، نڈر، ماہرِ طبِ یونانی، نونہالوں کے دوست، وزیراعظم کے مشیر خاص، علم دوست، ہمدرد، محبِ وطن اور خادمِ انسانیت تھے۔ حکیم محمد سعید تاریخ کا وہ تابندہ ستارہ ہیں جنھوں نے اپنی پوری زندگی خدمتِ خلق اور انسانی تعلیم و تربیت کی اصلاح کے لیے وقف کر دی تھی۔ اُن کی شخصیت اور علمی کارنامے نونہالوں اور بڑوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ اسی لیے اُنھوں نے ہمدرد لیبارٹری کی بنیاد رکھی۔ یہ ادارے مسلسل ہمارے وطن عزیز کو عظیم شہری مہیا کر رہے ہیں۔ یہ شہری اپنے بانی کی تعلیمی، سیاسی، معاشرتی اور طبی خدمت کا پرچار کر رہے ہیں۔ جس طرح حکیم صاحب نے اپنی زندگی میں کروڑوں مریضوں کا مفت علاج کیا اسی طرح اُن کے جوانوں نے اُن کی خدمتِ خلق کا بیڑا اُٹھا رکھا ہے اور ہم آج کے نونہال، کل کے جوان بھی اپنے عظیم قائد اور رہنما کی قومی خدمات کو سدا یاد رکھیں گے اور اُن کے حسین باغ کو آباد رکھیں گے۔ حکیم صاحب کو ہم سے بچھڑے کئی برس بیت گئے، لیکن اُن کی قوم سے بے لوث محبت آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ و جاوید ہے۔ شہید حکیم محمد سعید ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ اُن کی تعلیمی، سیاسی، قومی اور طبی خدمات ہمارے لیے اس میدان میں ہدایت کے چراغ ہیں۔ اُن کی زندگی کا ہر پہلو اس بات کا عکاس ہے کہ وہ اپنے نونہالوں سے کتنی محبت کرتے تھے اور ان کی تعلیم و تربیت اور اچھی صحت کے لیے کتنے فکرمند رہتے تھے۔ آج ہم میں ہمارے ہر دل عزیز قائد اور رہنما موجود تو نہیں، لیکن کیا آج حکیم صاحب

کی طرح کوئی ہمارے سروں پر اپنا دستِ شفقت رکھنے کے لیے موجود ہے؟ کیا آج حکمران، وزراء، اعلیٰ افسران وغیرہ ہمارے قائد کی طرح خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار ہیں؟ کیا آج کے ذی شعور افراد حکیم صاحب کی طرح نڈر اور جرأت مند ہیں؟ جو ہمارے وطن عزیز کو درپیش مسائل کی نشاندہی اور اس کے حل کے لیے تگ و دو کرسکیں؟ نہیں حاضرین محفل نہیں، بلکہ آج کے دور میں ایسی عظیم شخصیات آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ دورِ حاضر میں حکیم صاحب کی قومی خدمات شدت سے یاد آ رہی ہیں کہ کس طرح حکیم صاحب نے اہلِ پاکستان کے لیے دو پلیٹ فارم قائم کیے ہمدرد شوریٰ اور ہمدرد نونہال اسمبلی۔ ہمدرد شوریٰ بڑوں کے لیے فکری اور عملی جب کہ ہمدرد نونہال اسمبلی بچوں کو اعتماد اور قیادت کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ ان دونوں پلیٹ فارمز نے ہزاروں ذہنوں کو جلا بخشی ہے اور وہ آج کے نونہالوں کو کل کے معمار بنانے میں مصروف ہیں۔ ان پلیٹ فارمز کا اہم مقصد تعلیم و کردار سازی ہے۔ حکیم صاحب کی طرح اُن کی پوری ٹیم بھی قابل ستائش ہے جو یہ گراں قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اس جذبے کو نکھارنے کے لیے آج حکیم محمد سعید کے یوم شہادت کے حوالے سے یہ اجلاس منعقد ہوا، تا کہ نونہال اسمبلی اور ہمدرد شوریٰ کے معزز اراکین حکیم صاحب کو خراج تحسین پیش کرسکیں۔

نونہال ایشمہ مسرور

قائدِ حزبِ اختلاف، ہمدرد نونہال اسمبلی

(فارورڈ ہائی اسکول فار گرلز آسامائی گیٹ پشاور)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اگر پاکستان کی تاریخ میں چند گنی چنی شخصیات کو تاریخ کے اوراق میں تلاش کیا جائے جنہوں نے پاکستان کے لیے اپنی زندگی وقف کی اور عمر بھر وطن عزیز کے لیے دائرہ خدمات کو اپنا مقصد حیات بنائے رکھا تو بلا شبہ شہید پاکستان حکیم محمد سعید کا نام بلند اور نمایاں جگہ پر نظر آتا ہے۔ حکیم محمد سعید 9 جنوری 1920ء کو دہلی کے ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے سماجی تعلیمی، علمی، قومی، ادبی، تحقیقی، رفاعی اور ثقافتی ترقی کے لیے اپنی خدمات سرانجام دیں۔ وہ ایک نامور طبیب، قابل مصنف و ادیب، ماہرِ صنعت کار اور ایک کامیاب سیاستدان تھے۔

نگاہ بلند، سخن دل نواز، جاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

شہید حکیم محمد سعید ایک حب الوطن انسان تھے۔ اس لیے وطن عزیز کو درپیش مسائل پر فکر مند رہتے تھے۔ آپ نے نونہالانِ وطن کو مستقبل کے لیے معمار قرار دیا اور 1953ء میں ماہ نامہ ہمدرد نونہال کا اجراء کیا جو آج بھی شائع ہو رہا ہے۔ اس رسالے کے ذریعے آپ نے نونہالوں کی صحیح فکری آبیاری کی۔ ان میں جستجو، حب الوطنی اور قومی خدمت جیسے قیمتی جذبات پیدا کیے۔

گلدستہ بہار ہے ہمدرد نونہال
خوشبو لالا زار ہے ہمدرد نونہال

حکیم محمد سعید نونہال اسمبلی کا قیام عمل میں لائے، جہاں قوم کے مستقبل کے نئے اذہان کی ذہنی تربیت اور فکری نشو نما کا عمل آج بھی جاری ہے۔ اس پلیٹ فارم پر نونہال مقررین کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ مختلف موضوعات پر کھل کر اظہار خیال کریں۔ یہ نئی نسل کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لیے ایک عظیم قومی کارنامہ ہے۔ آپ نے عظیم الشان درس گاہیں اور نجی شعبے کی سب سے بڑی لائبریری ''بیت الحکمہ'' قائم کی۔ ''مدینۃ الحکمہ'' محض ایک علمی اور تعلیمی منصوبہ نہیں، بلکہ ایک انقلاب پرور اقدام اور تحریک ہے جس کے غرض و غایت اسلام کی عظمت رفتہ کی بازیافت ہے اور یہ تاریخِ اسلام کی عظیم الشان روایات کا تسلسل ہے۔

تیرے جذبے، تیری ہمت، تیری جرات کو سلام
اے میرے قائد تیری عظمت کو سلام

انہوں نے جو علمی و ادبی اور ثقافتی خدمات انجام دی ہیں وہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ شہید حکیم محمد سعید کے قائم کردہ ادارے بیت الحکمہ، مدینۃ الحکمہ (شہر علم و حکمت)، ہمدرد یونی ورسٹی، ہمدرد میڈیکل کمپلیکس، ہمدرد دواخانہ، ہمدرد فاؤنڈیشن، ہمدرد پبلک اسکول، سائنس میوزیم، اسپورٹس اسٹیڈیم اور دیگر تحقیقی، ثقافتی، سماجی اور فلاحی ادارے، ان کے عدیم المثال اخلاص و ایثار، شب و روز کی مثبت و مؤثر منصوبہ بندی کے ساتھ جہدِ مسلسل کی بدولت زندہ جاوید کارنامے ہیں، جن کے سبب شہید حکیم محمد سعید کا نام ہماری قومی و ملی تاریخ میں سنہری الفاظ میں لکھا جائے گا۔ یہ ادارے آج بھی ایسے نوجوان فراہم کر رہے ہیں جو باصلاحیت باشعور اور باکردار ہیں۔

جوانوں کو میری آہِ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
مرا نور بصیرت عام کر دے

حکیم محمد سعید کا ایک اہم کارنامہ ''ہمدرد شوریٰ'' کا قیام بھی ہے۔ ہمدرد شوریٰ پاکستان میں ایسا معتبر پلیٹ فارم بن کر اُبھرا ہے، جہاں مختلف موضوعات پر اہلِ دانش اور ماہرین فن اپنی آراء پیش کرتے ہیں۔

''ہمدرد شوریٰ'' حکیم محمد سعید نے پاکستان کے بہترین دانشوروں کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا کرنے کے لیے قائم کیا۔ یہ ایک ایسی محفل ہے جس میں ملک کو درپیش چیلنجز پر ماہرین تجاویز اور سفارشات پیش کرتے ہیں۔ 1998ء میں ''شامِ ہمدرد'' کا نام ''ہمدرد شوریٰ'' کر دیا گیا۔ آج بھی پاکستان کے ممتاز مفکرین، مصنفین، شعراء اور تاریخ دان قومی مسائل پر حکومت کو

نونہال مومنہ یاسر
(پشاور ماڈل اسکول گرلز برانچ 6،
صفیہ ہومز ورسک روڈ پشاور)

Today, I want to speak about a man who didn't just live for himself...
He lived for Pakistan .
He lived for people .
He lived for a dream .
A dream of a better, healthier and educated nation.
I am talking about none other than
Hakim Mohamm ed Said
A name every Pakistani should remember with pride and respect.
Born in 1920, in India, he was not just a Physician. He was a visionary, an Educationist, a Scholar, a Writer and a Patriot.
When he came to Pakistan he didn't just bring his belongings- he brought with him hope for a new begining.
In 1948, he founded Hamdard, Pakistan. From a small Herbal Clinic, it became a symbol of trust. Who hasn't heard of Rooh Afza?
Who hasn't used Safi or Suduri when sick?
But Hamdard was more than medicine. It was a mission to heal not just bodies, but also minds and souls.
Hakim Said didn't chase money or fame. He chased purpose.
He belived that nations rise with education, so he built Madinat al-Hikmah. The " City of Wisdom" in Karachi.
There he built:
Hamdard University ,
Hamdard Public School ,
One of Asia's larget libraries - Bait al-Hikmah.
He even started Naunehal, a magazine to built values and dreams in children .
My dear Audience, how many of us grew up reading it? That's his gift to us.
He was a man of honesty and simplicity.
As Governor of Sindh, he never used power for personal gain.
He sat daily in his clinic, treating rich & poor alike, often without taking a single rupee. That's a kind of love he had for people.
But this light of hope was cruelly snatched from us.
On 17th October 1998, Hakim Said was martyred in Karachi.
May Allah forgive him. Ameen
Pakistan lost not just a doctor, but a father, a builder of a nation, a true son of the soil.
But listen carefully, my dear!
You can kill a man, but not his mission .

تجاویز دیتے ہیں تا کہ ان کی روشنی میں مناسب اقدامات پر غور وفکر کر کے استفادہ کیا جا سکے ۔ ’’ہمدرد شوریٰ‘‘ کی سفارشات متعلقہ ادارے یا محکمے کو ارسال کر دی جاتی ہیں ۔ آج بھی ’’ہمدرد شوریٰ‘‘ کا سلسلہ باقاعدگی سے حکیم محمد سعید کی صاحبزادی محترمہ سعدیہ راشد کی سربراہی میں ہر ماہ لاہور، راولپنڈی/ اسلام آباد، پشاور اور کراچی میں منعقد کیے جاتے ہیں ۔

حکیم محمد سعید کو ان کی اعلیٰ خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے 1996ء میں اعلیٰ سول اعزاز ستارہ امتیاز سے بھی نوازا۔ حکیم محمد سعید شہید ہو کر بھی زندہ وجاوید ہیں۔ ان کا پیغام، ان کا کام اور خدمات اور تحاریر زندہ ہیں اور ہم سب کو ان پر فخر ہے آیئے اس عظیم انسان کی تعلیمات کو آگے لے کر چلیں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔

بڑے خلوص سے دنیا کرے گی یاد ہمیں
جہاں میں پیار کے کچھ بیج بو گئے ہم بھی

Even today his Universities, his Medicines, his books and his dreams are alive.
And it is our duty to carry them forward.
Let us be the torchbearers of his vision.
Let us study not just for marks but to serve our people.
Let us live not just for ourselves, but for this great nation.
As Hakim Said once said:
He who lives for other lives forever.
Jazak Allah Khair!

نونہال حوریہ ہارون
(کڈز اسکول سسٹم اینڈ گرلز کالج،
گلبہار نمبر 2 پشاور)

حکیم محمد سعید شہید وہ عظیم شخصیت تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی علم و تحقیق، خدمت خلق اور قوم کی فلاح و بہبود کے لیے وقف کر دی تھی۔ حکیم محمد سعید جو نہ صرف ایک عظیم طبیب، محقق اور بچوں کے خیر خواہ بھی تھے جو کہ صرف ایک نام ہی نہیں، بلکہ خدمتِ انسانیت کی ایک عمدہ مثال اور کردار سازی کا استعارہ تھے۔

الفت سے دلوں میں دیئے جلائے
علم و حکمت کی روشن شمعیں بکھیرے
ملت کی خدمت میں جوانی لٹائی
بھرے غم کے داغ پھولوں کی صورت

تعلیم اور کردار سازی ان کی زندگی کا اصل مقصد تھا۔ اسی جذبے کے تحت اُنہوں نے ''مدینۃ الحکمہ'' کے قیام کے ساتھ ساتھ ہمدرد ولیج اسکول، ہمدرد پبلک اسکول اور ہمدرد یونی ورسٹی جیسے ادارے قائم کیے۔

دیا جلایا علم کا ، اندھیروں کو مٹایا
غریب دلوں کو سہارا ، بیمار کو سنبھالا
یہ حوصلہ ، یہ جذبہ ، یہی تو ہے کمال
حکیم سعید صاحب کی خدمت ہے انسانیت کی مثال

ان کی تعلیمات اور خدمات آج بھی ہمارے لیے ہدایت اور آنے والی نسلوں کو خدمتِ خلق اور انسانیت کے اعلیٰ درس دیتی ہے۔ اُنہوں نے ہمیشہ اپنی تحریروں، تقریروں میں ایک ہی پیغام دیا (قوموں کی تعمیر علم، محنت اور خدمت خلق سے ہی ہوتی ہے)۔

ہمدرد شوریٰ پاکستان میں ایسا معتبر پلیٹ فارم بن کر اُبھرا ہے جہاں مختلف موضوعات پر اہلِ دانش اور ماہرین فن اپنی آراء کو پیش کرتے ہیں۔ ہمدرد شوریٰ کو حکیم صاحب نے پاکستان کے بہترین دانشوروں کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا کرنے کے لیے قائم کیا ہے جس میں ملک کو درپیش چیلنجز پر ماہرین تجاویز و سفارشات پیش کرتے ہیں۔ آج بھی ہمدرد شوریٰ کا سلسلہ باقاعدگی سے ان کی صاحبزادی محترمہ سعدیہ راشد کی سربراہی میں ہر ماہ ملک کے چار بڑے شہروں میں جاری و ساری ہے۔ حکیم صاحب کا نصب العین ہی یہی تھا کہ پاکستان ایک علمی، اخلاقی اور ترقی یافتہ ملک بنے اور ہر موقع پر خدمت خلق کو زندگی کا عین مقصد اور عمل بنایا۔ اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ شہید حکیم محمد سعید صاحب کے مشن کو زندہ رکھ کر اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تعلیم، اخلاق، کردار سازی اور خدمتِ انسانیت کے شعبوں میں اپنی ذمے داریاں ادا کریں اور ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ایک با اخلاق، با کردار اور باعمل شہری بن کر وطن عزیز کی خدمت کریں۔

گئے تو چھوڑ گئے نقش وفا زمانے میں
روشنی کر گئے دل کے ہر ایک کونے میں
حکیم سعید صاحب تیری خدمت رہے گی زندہ
تو امر ہے ہر دل و جان کے فسانے میں

دوسرا مرحلہ (اراکین شوریٰ کا اظہار خیال)

☆ سینئر رکن ہمدرد شوریٰ پشاور حکیم عبدالوحید صاحب نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ حکیم محمد سعید شہید کی زندگی ہمہ جہت تھی، میرا حکیم سعید صاحب کے ساتھ 40 سال کا ساتھ رہا۔ حکیم محمد سعید شہید کی زندگی خدمت، ایثار اور عزم و ہمت کی روشن مثال تھی۔ چالیس سالہ رفاقت میں ہمیشہ انہیں علم و اخلاص اور انسان دوستی کا پیکر پایا۔ اندرون و بیرونِ ملک سفر میں ان کی سادگی اور خدمتِ خلق کا جذبہ نمایاں رہا۔ 17 اکتوبر 1998ء کو ان کی شہادت ایک صدمہ انگیز لمحہ تھا، اُس وقت میری کیفیت کچھ اور تھی، مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کرم فرمایا اور مجھے اُن کے آخری دیدار کی سعادت عطاء فرمائی۔ حکیم صاحب کا آخری کھانا شہادت سے پہلے میرے گھر میں ہوا، اُن کے ساتھ میری تفصیلی باتیں بھی ہوئیں، شہادت سے 4 دن پہلے اُن سے ٹیلی فون پر 13 منٹ بات کی، یہ میری آخری اُن سے ملاقات تھی۔ جس ہستی سے اتنے لمبے عرصے کی رفاقت ہو تو میرے خیال سے اُن پر پوری کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ اُن کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ ہر سال حکیم صاحب کے حوالے سے خصوصی تقریب کا اہتمام کیا جاتا ہے، ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ آیا ہم اپنی عملی زندگی میں بھی اپنے آپ کو حکیم سعید بنا سکتے ہیں۔ حوصلہ، عزم اور ارادہ یہ آپ کو منزل مقصود تک پہنچا سکتا ہے۔ حکیم سعید کی زندگی اتنی بھرپور اور عظیم تھی کہ اس پر پوری کتاب بھی لکھی جائے تو بھی کم ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ان کے عزم، حوصلے اور خدمت کے جذبے کو اپنی عملی زندگی میں اپنائیں، تاکہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چل کر اپنی منزلِ مقصود حاصل کر سکیں۔

☆ رُکن ہمدرد شوریٰ پشاور ڈاکٹر ذاکر شاہ صاحب نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میری حکیم صاحب سے پہلی ملاقات پشاور کے پی سی ہوٹل میں ہوئی تھی، اُن کا چہرہ اتنا نورانی تھا کہ میں اُن سے بہت متاثر ہوا تھا، دنیا میں بہت سے لوگ آتے ہیں مگر کچھ ہی ایسے ہوتے ہیں جو اپنے کردار اور خدمات سے ہمیشہ کے لیے یاد رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے نیک لوگوں کو دنیا و آخرت دونوں میں اعلیٰ مقام عطا کرتا ہے۔ حکیم صاحب کو علم، حکمت، قیادت اور شہادت سب کچھ نصیب ہوا۔ ان کی زندگی نوجوانوں اور بچوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ انہوں نے ہمدرد نونہال اسمبلی جیسا انوکھا پلیٹ فارم قائم کیا، جو آج بھی بچوں کی علمی و اخلاقی تربیت کا ذریعہ ہے۔ سعدیہ راشد صاحبہ نے ان کے مشن کو نہایت خوبصورتی سے جاری رکھا ہوا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم حکیم محمد سعید جیسے عظیم انسانوں کو اپنا رول ماڈل بنائیں، تاکہ ہم بھی ان کی طرح قوم و ملت کے لیے کار آمد بن سکیں۔

☆ رُکن ہمدرد شوریٰ پشاور پروفیسر حامد محمود صاحب کا کہنا تھا کہ حکیم محمد سعید پیار و محبت کرنے والی شخصیت تھے جنہوں نے بچوں اور بڑوں دونوں کی حقیقی رہنمائی

کی۔ان کی تحریریں اور خدمات آج بھی روشنی کا مینار ہیں۔موجودہ نسل کے لیے لازم ہے کہ انہیں اپنا رہنما مانے اوران کے بتائے ہوئے اُصولوں پر عمل کرے ان کے قائم کردہ ادارے آج بھی عوام کے لیے علم و خدمت کا سرچشمہ ہیں۔دعا ہے کہ یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے اور ہم ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں سنوار سکیں۔

☆حاجی غلام مصطفیٰ صاحب نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ حکیم صاحب کی خدمات تو بے شمار ہیں، مگر میں تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا، اُنہوں نے جو خدمات سرانجام دی ہیں اُنہوں نے یہ ضرورت محسوس کی کہ ایک خاص طبقے کے لیے نہیں، بلکہ عام لوگوں کے لیے اُنہوں نے ادارے قائم کیے، اور بنیادی ادارے اسکول سے لے کر یونی ورسٹی تک لے گئے، اگرچہ وہ بنیادی طور پر حکیم تھے، لیکن اُن کا زیادہ زور عام تعلیم پر رہا۔حکیم صاحب کا جو مشن تھا وہ یہی ہے کہ حالات جیسے بھی ہوں آپ نے اُن کا مقابلہ کرنا ہے۔ہمیں اپنے آپ کو حکیم صاحب کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنا چاہیے۔

☆ڈاکٹر سعید انور صاحب نے کہا کہ حکیم محمد سعید شہید ایک ہمہ جہت اور نابغہ روزگار شخصیت تھے جنھوں نے اپنی زندگی کو تعلیم، خدمتِ انسانیت اور اسلام کی ترویج کے لیے وقف کر دیا۔ان کا ماننا تھا کہ اصل تعلیم وہ ہے جو کتاب و سنت کے ذریعے خالقِ کائنات نے انسان کو عطاء کی۔انہوں نے انسانیت کی خدمت کو اپنا مشن بنایا اور ایسے ادارے قائم کیے جو آج بھی صدقہ جاریہ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ حکیم صاحب بچوں اور بڑوں دونوں کے لیے ایک مثالی رہنما تھے۔ہمیں ان کی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔

☆جسٹس وجیہہ الدین صاحب نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ حکیم محمد سعید کی شہادت ایک عظیم قومی سانحہ تھا۔اُن کی شہادت محض ایک فرد کی موت نہیں، بلکہ ایک عہد کا خاتمہ تھی۔ وہ انسانیت کی خدمت اور عام آدمی کے بھلے کے لیے زندگی وقف کر چکے تھے۔آج ملک میں جتنے تعلیمی، طبی اور فلاحی ادارے مثبت کردار ادا کر رہے ہیں، ان میں حکیم سعید کا حصہ اور ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔اُن کی بیٹی محترمہ سعدیہ راشد صاحبہ نے اُن کا مشن جاری و ساری رکھا ہوا ہے جو لائق تحسین ہے۔

☆رکن ہمدرد شوریٰ پشاور ڈاکٹر سیما شفیع صاحبہ نے اپنے اظہارِ خیال میں کہا کہ حکیم محمد سعید ایک فرد نہیں، بلکہ ایک پورے معاشرے کی تصویر تھے، وہ ماہر تعلیم، معالج، ایک کاروباری شخصیت، شاعر بھی تھے اور ادیب بھی تھے۔اللہ تعالیٰ نے اُن کو جو نعمتیں دی تھیں وہ اُنہوں نے پھیلا دیں، بانٹ دیں، ہم نے حکیم سعید کی زندگی کو اپنا آئیڈیل بنایا۔اُنہوں نے اپنے چند اشعار پیش کیے۔

علم کی لاج رکھیں کیوں فقط اِک فرد بنیں
بانٹ لیں ساری ضیائیں آؤ ہمدرد بنیں
دیپ اُلفت کا جلا کر کریں روشن ماحول
ظلمتِ شب کو گھٹائیں ، آؤ ہمدرد بنیں
نقشِ پا دے گیا سعید ہمیں تا بہ فلک
مل کے یہ ملک سجائیں آؤ ہمدرد بنیں
وہ جو ہر لحظہ نئی شان کا مالک ٹھہرا
سُن لیں سب اُس کی ندائیں آؤ ہمدرد بنیں
علم کی لاج رکھیں کیوں فقط اک فرد بنیں

جس طرح حکیم محمد سعید صرف اک فرد نہیں تھے، اسی طریقے سے ہمیں بھی علم کی لاج رکھنی ہے اور ایک فرد کے طور پر نہیں، ایک معاشرے کی تصویر کے طور پر زندگی گزارنی ہے۔

☆پروفیسر غزالہ یوسف صاحبہ کا کہنا تھا کہ حکیم محمد سعید اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ تعلیم صرف ڈگری حاصل کرنے کا نام نہیں، بلکہ اصل تعلیم وہ ہے جو انسان کے کردار میں مثبت تبدیلی پیدا کرے۔اسی مقصد کے تحت انہوں نے تمام عمر جہاد کیا۔انہیں یقین تھا کہ جیسے عمارت بنیاد کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی، ویسے ہی قوم تربیت کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ اسی لیے انہوں نے بڑوں کے ساتھ ساتھ بچوں کی بھی رہنمائی کی۔ان کے رسالوں میں شائع ہونے والی سبق آموز کہانیاں نسلِ نو کی تربیت کا ذریعہ بنیں۔ان کی زندگی بچوں اور بڑوں دونوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ان کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور اصلاح و تعلیم کے ذریعے اسے مضبوط بنانا تھا۔

☆ڈپٹی اسپیکر ہمدرد شوریٰ پشاور سید مشتاق حسین بخاری صاحب نے کہا کہ مجھے یہ فخر اور سعادت حاصل ہے کہ میرا حکیم محمد سعید شہید کے ساتھ تعلق رہا ہے۔ وہ جب بھی پشاور تشریف لاتے، ہمدرد شوریٰ اور ہمدرد نونہال اسمبلی کے اجلاسوں میں شرکت فرماتے، جہاں میری ان سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ مجھے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ میں نے ان کا تفصیلی انٹرویو کیا۔تعلیم و تربیت کے میدان میں ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔اُنہوں نے جن شعبوں میں بھی کام کیا سب کا تعلق خدمتِ خلق سے ہے۔شجر کاری، بچوں کی تربیت اور پرندوں کے تحفظ تک، ہر شعبہ ان کی خدمتِ خلق کا مظہر تھا۔شہادت کے بعد جب میں نے محترمہ سعدیہ راشد کی دعوت پر ''مدینتہ الحکمہ'' کا دورہ کیا، مدینتہ الحکمہ میں حکیم صاحب کی قبر مبارک ہے۔ اُن کے لیے دعائے مغفرت کی سعادت نصیب ہوئی، میں نے اُن کی عظیم الشان لائبریری دیکھی، ان کا کمرہ دیکھ کر ان کی سادہ، مگر باوقار زندگی کا اندازہ ہوا۔حکیم محمد سعید شہید

کی تمام کاوشیں انسانیت کی خدمت کے گرد گھومتی تھیں اور آج ان کی صاحبزادی محترمہ سعدیہ راشد اسی مشن کو کامیابی سے آگے بڑھا رہی ہیں۔ ہم انہیں خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

☆ اسپیکر پروفیسر ڈاکٹر عدنان سرور خان صاحب نے کہا کہ آج ہم ایک عظیم شخصیت کے یومِ شہادت پر جمع ہوئے ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ بچوں نے ان سے اپنی محبت اور عقیدت کا پر اعتماد اظہار کیا۔ حکیم محمد سعید شہید سادہ، پروقار اور سحر انگیز شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی شہادت ایک عظیم سانحہ ہے، نئی نسل کو چاہیے کہ ان کے نقشِ قدم پر چل کر ان کے مشن کو آگے بڑھائے۔ حکیم صاحب کی شخصیت میں قائداعظم محمد علی جناح، علامہ محمد اقبال، لیاقت علی خان کی شخصیات کی جھلک نظر آتی تھی۔ اُنھوں نے مطالبہ کیا کہ ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کے ڈائریکٹرز سے کہا جائے کہ وہ تعلیمی ہالز میں قائداعظم محمد علی جناح، علامہ محمد اقبال کی پورٹریٹ کے ساتھ ساتھ حکیم محمد سعید شہید کی بھی پورٹریٹ لگائیں، تاکہ بچوں کو اُن کی شخصیت اور خدمات بارے آگاہی مل سکے۔

☆ اس موقع پر اجلاس میں تقاریر کرنے والی نونہالان میں ہمدرد فاؤنڈیشن کی جانب سے شیلڈ تقسیم کی گئیں، جب کہ مہمانوں کی تواضع شام کی چائے اور دیگر لوازمات سے کی گئی۔

روالپنڈی/اسلام آباد

ہمدرد شوریٰ اور ہمدرد نونہال اسمبلی (راولپنڈی/ اسلام آباد کے خصوصی مشترکہ اجلاس میں شامل اسکولوں میں سٹی انگلش اسکول سسٹم، گرجا روڈ، پاک لینڈ پبلک اسکول اینڈ کالج، نصیر آباد، فیض الاسلام سیکنڈری اسکول، فیض آباد، مہر علی گرلز سیکنڈری اسکول، پشاور روڈ، الکویت انٹرنیشنل اسکول، شاہ اللہ دتہ روڈ، دی نیشن اسکول سسٹم، نورس کالونی، عائشہ لاثانی ماڈل اسکول اور پاکستان نیشنل اسکول سسٹم شامل تھے۔

نونہال مقررین میں پاک لینڈ پبلک اسکول اینڈ کالج کی طالبہ فلک ایمان، پاکستان نیشنل اسکول سسٹم کی طالبہ مناحل خان، سٹی انگلش اسکول سسٹم کی طالبہ ایمان فاطمہ اور عائشہ لاثانی ماڈل اسکول کی طالبہ ایمان ریاض شامل تھی۔ اسپیکر کے فرائض سٹی انگلش اسکول کی طالبہ ردا ندیم نے ادا کیے، ڈپٹی اسپیکر شعیرہ آصف اور قائد حزبِ اختلاف کے فرائض مناحل فاطمہ نے انجام دیے۔ اجلاس کے مہمانِ مقرر ایگزیکٹیو ڈائریکٹر ادارہ فروغ قومی زبان ڈاکٹر راشد حمید تھے۔

اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا جس کی سعادت فیض الاسلام سیکنڈری اسکول کے طالب علم محمد عبید اللہ نے حاصل کی۔ حمدِ باری تعالیٰ دی نیشن اسکول سسٹم کی طالبہ حفصہ ارشد اور نعتِ رسولِ مقبول ﷺ فیض الاسلام سیکنڈری اسکول کے طالب علم اعجاز احمد نے پیش کی۔

نونہال ردا ندیم
اسپیکر، ہمدرد نونہال اسمبلی، (سٹی انگلش اسکول سسٹم)
روالپنڈی/اسلام آباد

شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ انسانوں کی زندگی کے لیے وقف کر دیا۔ حکیم محمد سعید کی شخصیت درحقیقت قوم وملت کے لیے گراں قدر سرمایہ تھی ان کی شخصیت اور کارناموں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ حکیم صاحب کا کہنا تھا کہ قوم کی ترقی کا راز تعلیم میں پوشیدہ ہے حکیم محمد سعید جدید سائنسی علوم کے حصول کی جدوجہد کر رہے تھے یہی وجہ تھی کہ شہید حکیم محمد سعید نے ہمدرد یونی ورسٹی کی بنیاد رکھی، تاکہ نسلِ نو کو علم کی جدید روشنی فراہم کی جا سکے۔

نونہال شعیرہ آصف
ڈپٹی اسپیکر، ہمدرد نونہال اسمبلی
(سٹی انگلش اسکول سسٹم)، روالپنڈی/اسلام آباد

میں آج ایسی شخصیت کا ذکر کر رہی ہوں جنہیں پاکستان میں ہی نہیں، بلکہ پوری دنیا میں انسانیت کا مسیحا کہا جاتا ہے۔ یہ عظیم ہستی شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید ہیں۔ حکیم محمد سعید صرف ایک ماہرِ طبیب ہی نہیں، بلکہ ایک عظیم مصلح، نیک دل رہنما اور علم و ادب کے شیدائی بھی تھے۔ حکیم محمد سعید کے لیے خدمتِ خلق ہی سب سے بڑی عبادت تھی۔ حکیم صاحب ملک میں ایسا معیارِ تعلیم چاہتے تھے کہ جس کے ذریعے بچوں کو بہترین جدید تعلیم بھی ملے اور ان کی مشرقی روایات کے تناظر میں کردار سازی بھی کی جا سکے۔

نونہال مناہل فاطمہ
قائدِ حزبِ اختلاف، ہمدرد نونہال اسمبلی
(پاک لینڈ پبلک اسکول)، روالپنڈی/اسلام آباد

حکیم صاحب کا فرمان تھا نونہال قوم کا مستقبل اور معمار ہیں لہٰذا ان کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دینی چاہیے حکیم محمد سعید علم کے زیور سے پوری قوم کے نونہالوں کو آراستہ کرنے کے خواہاں تھے۔ حکیم صاحب نے اس وطن اور قوم کو بہت کچھ دیا ہے اپنا سب کچھ اس قوم کے نام وقف کر دیا۔ حکیم صاحب کا کہنا تھا کہ ایک مضبوط اور ترقی یافتہ قوم کی بنیاد اس کے نوجوان ہوتے ہیں وہ ہمیشہ نوجوانوں کو اپنے خوابوں کی تعبیر کے لیے محنت کی ترغیب دیتے تھے۔ حکیم صاحب کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ وہ جو خواب دیکھا کرتے تھے اس کی تعبیر انہیں مل جاتی تھی تو یہ کہنا غلط نہیں ہوگا، کیوں کہ اصل وجہ ان کی

فکرمندی تھی کہ میری قوم کے نوجوانوں کا کرداراور ان کی صحت ،تعلیم کے مسائل ہمیشہ درست رہیں۔ حکیم صاحب کی شہادت کے بعدآپ کی صاحبزادی محترمہ سعدیہ راشدصاحبہ نے بھی نہ صرف اسی سلسلہ کو جاری و ساری رکھا ہوا ہے، بلکہ حکیم صاحب کے لگائے گئے ہر گلشن کی آبیاری میں مکمل فعال نظر آتی ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں ہمت واستقامت کا پیکر بنائے رکھے۔آمین

نونہال فلک ایمان

(پاک لینڈ پبلک اسکول) روالپنڈی/اسلام آباد

یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر بات کرنا دراصل ایک ایسی عظیم ہستی کوخراجِ تحسین پیش کرنا ہے جس نے اپنی ساری زندگی ،اپنی دولت ،اپنی محنت اور توانائی صرف اورصرف انسانیت کی بھلائی کے لیے وقف کردی۔حکیم محمد سعید1920ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ تقسیمِ ہند کے بعدوہ پاکستان آگئے اور یہاں انہوں نے اپنے والد کے قائم کردہ ’’ہمدرد دواخانہ‘‘ کونہ صرف آگے بڑھایا، بلکہ اس کو خدمتِ خلق کا ایک عظیم ادارہ بنادیا۔ان کی زندگی کا ہر ہرلمحہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ وہ کسی دنیاوی فائدے یاشہرت کے طلبگارنہیں تھے، بلکہ ان کے سامنے ایک ہی مقصد تھا،قوم کی تعمیراور انسانیت کی خدمت۔حکیم محمد سعید ایک کامیاب معالج تھے،لیکن انہوں نے اپنی زندگی صرف بیماریوں کاعلاج کرنے میں نہیں لگائی، بلکہ قوم کے روحانی، علمی اوراخلاقی امراض کا علاج کرنے کے لیے بھی کمر بستہ ہوگئے۔حکیم محمد سعید نے اپنے دواخانے کے ذریعے غریب اورنادارمریضوں کومفت علاج کی سہولت فراہم کی۔

’’حکیم صاحب کہا کرتے تھے کہ معالج کا پہلافرض یہ ہے کہ وہ مریض کوامیداورمسکراہٹ دے، دواتو بعد کی بات ہے۔‘‘ یہ وجہ ہے کہ لوگ اس ادارۂ ہمدرد کوعلاج سے زیادہ شفقت اورمحبت کی وجہ سے یادرکھتے ہیں۔شہید حکیم محمد سعید کی سوچ ہی الگ تھی ان کا کہنا تھا کہ قوموں کی ترقی تعلیم کے بغیر ممکن نہیں حکیم محمد سعید نے یہ بات بہت پہلے سمجھ لی تھی اسی لیےانہوں نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ تعلیمی ادارے قائم کرنے پرلگادیا۔ہمدرد یونی ورسٹی، ہمدرد پبلک اسکول اورمختلف تحقیقی ادارے ان کی فکراور وژن کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔حکیم صاحب اکثرکہا کرتے تھے کہ انسان کواپنی ذات سے بڑھ کر دوسروں کے لیے جینا چاہیےشاید اسی لیے ان کی زندگی کا ہر لمحہ قوم کے نام رہا۔17 اکتوبر 1998ءکوکراچی کی ایک صبح وہ وقت آیا جب یہ مردِ درویش اپنی جان اس وطن پرقربان کرگیا۔ دہشت گردوں نے ان پرگولیاں برسائیں، مگر وہ شہید ہوکر بھی قوم کے دلوں میں زندہ ہیں۔حکیم صاحب کی شہادت نے یہ ثابت کیا کہ جو اپنی زندگی خدمتِ خلق کے لیے وقف کر دیتا ہے، وہ کبھی مرنہیں سکتا۔

مر کے بھی زندہ رہتے ہیں وفا کے پیکر
حکیم سعید سا کردار کہاں سے لائیں گے ہم؟

نونہال مناہل خان

(پاکستان نیشنل اسکول سسٹم)، روالپنڈی/اسلام آباد

یہ ایک مسلمّہ حقیقت ہے کہ حکیم محمد سعید ایک ایسانام ہے جو محنت خلوص اور انسانیت کی خدمت کا استعارہ بن چکا ہے۔حکیم محمد سعید نے اپنی ساری زندگی قوم وملت کی خدمت کے لیے وقف کردی۔شہید حکیم محمد سعید کا ایک مشہورقول ہے’’ قومیں مدرسوں اور کتابوں سے بنی ہیں بندوقوں سے نہیں‘‘ ہمدرد نے جہاں دواسازی کی صنعت میں انقلاب برپا کیا وہیں اس ادارے نے حکیم محمد سعید کی سربراہی میں نئ نسل کی تعلیم وتربیت کا بیڑا ابھی اُٹھایا۔تصنیف وتالیف کے میدان میں اس ادارے اور خاص طور پر حکیم محمد سعید کی خدمات اپنی مثال آپ ہیں۔ حکیم محمد سعید انتہائی منظّم انسان تھے جو اپنے قیمتی وقت کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دیتے تھے۔ ہوائی جہاز کے سفر میں ان کے لیے ایک نشست مخصوص ہوتی تھی، کیوں کہ وہ سفر کے دوران مسوّدوں کو دیکھتے اوران کی پروف ریڈنگ کا کام بھی کرتے تھے۔حکیم صاحب نے کبھی اپنے مطب سے ناغہ نہیں کیااور ہر ماہ لاہور، راولپنڈی اور پشاورآتے اورمریضوں کا چیک اپ کرتے۔ حکیم صاحب نے بیس سال کوشش کر کے عالمی ادارۂ صحت سے طب مشرقی کومنوایا ان کی محنت قابلیت اور ریسرچ سے متاثر ہوکر صدر ایوب خاب نے انھیں ان کی خدمات کے صلے میں ’’ستارۂ امتیاز‘‘ عطا کیا۔ حکیم محمد سعید نے اپنے قلم کے ذریعے معاشرے کی بے مثال خدمت کی حکیم محمد سعید کئی کتابوں کے مصنف، ہمدرد طبیہ کالج کے صدر، صدر ہمدرد نونہال اسمبلی، ہمدرد شوریٰ کے بانی اور مدینۃ الحکمت جیسا علمی شہر آباد کرنے والے معمار قوم تھے۔اس وطن کے لیے آپ کی خدمات ہمیشہ یادرکھی جائیں گی۔

سلام تجھ پہ اے مردِ وفا
تیرا نام رہے گا زندہ سدا

نونہال ایمان فاطمہ
(سٹی انگلش اسکول سسٹم)، روالپنڈی/اسلام آباد

شہید حکیم محمد سعید عظیم ترین شخصیات میں سے ایک ہیں اس شخصیت کا ذکر کرنے سے پہلے چند اشعار پیش کرنا چاہتی ہوں۔

خدمتِ خلق ہی ہے اصل میں انسان کی پہچان
ورنہ دنیا میں سبھی کرتے ہیں دعوے شان وشوکت کے
خدمت کی راہ میں جو انسان قدم بڑھاتا ہے
وہی حقیقت میں خدا کا قرب پاتا ہے

خدمتِ خلق کا یہ جذبہ ان کی عملی زندگی کے ہر پہلو میں نظر آتا ہے انہوں نے جامعہ ہمدرد قائم کی جو آج بھی پاکستان کے لاکھوں طلبہ کو علم کی روشنی فراہم کر رہی ہے یہی نہیں، بلکہ انہوں نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے مشہور رسالہ ہمدرد نونہال شائع کیا جو نئی نسل کے دلوں میں علم، اخلاق اور حب الوطنی کے جذبات کو پروان چڑھاتا ہے حکیم صاحب نے ہمیں یہ سکھایا کہ اصل کامیابی دولت یا شہرت میں نہیں، بلکہ دوسروں کے کام آنے میں ہے ان کی پوری زندگی اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ ''خدمت خلق ہی انسانیت کا سب سے بڑا درجہ ہے''

نونہال ایمان ریاض
(عائشہ لاثانی ماڈل اسکول)، روالپنڈی/اسلام آباد

شہید پاکستان حکیم محمد سعید نے قوم کی اخلاقی تربیت کے لیے دو عظیم پلیٹ فارم قائم کیے ''ہمدرد شوریٰ'' اور ''ہمدرد نونہال اسمبلی''، ہمدرد شوریٰ بڑوں کی ایک نشست ہے، جہاں قومی مسائل پر غور وفکر ہوتا، جب کہ ہمدرد نونہال اسمبلی نے بچوں کو اعتماد کے ساتھ اظہارِ خیال اور قیادت کے عملی مواقع فراہم کیے تعلیم اور کردار سازی ان کی زندگی کا اصل مقصد تھا انہوں نے نوجوانوں کو محنت، ایمانداری اور علم حاصل کرنے کی تلقین کی۔

معزز سامعین! آج میں آپ کو شہید حکیم محمد سعید کی زندگی کے ایسے روشن پہلو کے بارے میں بتانے جا رہی ہوں جس کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں حکیم محمد سعید اپنی والدہ کو آپا کہہ کر پکارتے تھے۔ ایک جگہ انہوں نے بیان کیا کہ میری آپا یعنی والدہ نے مجھے سات سال کی عمر میں حج بیت اللہ کروایا اور نو سال سے کم عمر میں ان کی توجہ سے میں نے قرآن مجید حفظ کر لیا اب مجھے پتا چل گیا ہے کہ قرآن کے بنائے ہوئے راستوں پر اور اللہ کے رسول ﷺ کے بنائے ہوئے طریقوں پر چلنے سے انسان بلند اور عظیم ہوتا ہے۔ شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید نے اپنے عمل سے ثابت کیا کہ

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں ہے نہ نوری ہے نہ ناری

بہت افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ عظیم ہستی کو بھی دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ 17 اکتوبر 1998ء کو کراچی میں ان پر دہشت گردوں نے حملہ کیا اور حکیم محمد سعید شہید ہو گئے وہ اپنی قوم کے لیے علم، خدمت اور دیانت کی علامت تھے۔

مہمانِ مقرر نے نونہالوں و مبصرینِ ہمدرد شوریٰ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ ہمدرد میں شرکت کرنا میرے لیے باعثِ فخر ہے۔ محترمہ سعدیہ راشد کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید کے بعد ان کی خدمات احسن طریقے سے انجام دے رہی ہیں۔ حکیم محمد سعید کی زندگی خدمت کا ایک عملی نمونہ تھی۔ صحت اور تعلیم آپ کی زندگی کا محور تھا۔ حکیم محمد سعید ہر قسم کے مذہبی، لسانی، نسلی اور علاقائی تعصب سے پاک ایک مثالی پاکستانی تھے جنھوں نے قوم کا ذہن بدلنے، مثبت سوچ کی آبیاری کے لیے جہدِ مسلسل کی۔ شہید حکیم محمد سعید کا قول ہے'' پاکستان سے محبت کرو، پاکستان کی تعمیر کرو'' ایک ایسی ترغیب ہے جس میں پاکستان کی بقا، سلامتی ترقی اور عروج کا راز پنہاں ہے۔ حکیم صاحب نے ادارہ ہمدرد کو خدمت کے لیے وقف کر دیا۔ طبِ یونانی کا فروغ اور اسے درست مقام دلوانا بھی حکیم صاحب کی زندگی کا اہم مشن رہا۔ گورنر سندھ بننے کے بعد بھی پاکستان بھر میں اپنے مریضوں کا معائنہ کرتے تھے۔ حکیم صاحب کو بچوں سے بھی بے پناہ محبت تھی اور ان کے لیے ''رسالہ ہمدرد نونہال'' کا اجراء اور دو سو سے زائد کتب تحریر کیں۔ قولِ سعید ہے ''بچوں کو عظیم بنا دو، پاکستان خود بخود بڑا بن جائے گا''، شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید ایک فرد ہی نہیں، بلکہ ایک عہد، ایک ادارہ اور ایک انجمن تھے۔ حکیم صاحب کی خدمات تعمیرِ پاکستان کے لیے ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

شرکاء ہمدرد شوریٰ

پروفیسر نیاز عرفان، محترم ڈاکٹر ریاض احمد، محترم ڈاکٹر افضل بابر، محترم نعیم اکرم قریشی، محترم طارق شاہین، محترمہ سلمیٰ قاصر، محترم ڈاکٹر فرحت عباس، محترم تنویر نصرت اور محترم حکیم بشیر بھیروی شامل تھے۔

اسپیکر ہمدرد شوریٰ نے نونہالوں اور مبصرین سے شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید کی 27 ویں برسی کے موقع پر خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ شہید حکیم محمد سعید کی ملک پاکستان کے لیے گراں قدر خدمات ہیں۔ حکیم محمد سعید جب پاکستان تشریف لائے تو اپنا سب کچھ لٹا کر پاکستان آئے۔ شہید حکیم محمد سعید ایک عظیم محبِّ وطن اور درد دل رکھنے والے انسان تھے۔ طبّ کی دنیا میں ایک درخشندہ ستارہ تھے۔ حکیم صاحب

کو اپنے اقدار و روایات کے ساتھ بہت محبت تھی اور وہ ہر معاملہ میں انہیں ملحوظ رکھنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔حکیم صاحب کا ایک بہت بڑا خواب تھا کہ نوجوان نسل کو قیادت کے لیے تیار کرنا۔طلبہ حکیم صاحب کے اوصاف کی تقلید کریں ان کے اُصول کو اپنائیں تب حکیم صاحب جیسی شخصیت تک پہنچ سکتے ہیں۔بشرطیکہ محنت،لگن،ایمانداری اور اُصول پرستی کو اپنا شعار بنالیں۔شہید حکیم محمد سعید کا پیغام سادگی، علم دوستی اور انسانیت کی خدمت پر مبنی تھا وہ نوجوانوں کو ہمیشہ محنت،دیانتداری اور خلوص کا درس دیتے تھے ان کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ عظیم مقاصد کے لیے عزم اور جدوجہد ضروری ہے۔اللہ پاک حکیم صاحب کے درجات بلند فرمائے آمین۔

☆حکیم صاحب کے اندر بہت سی صفات تھیں،لیکن خودی کا تصوّر ان کے اندر بہت واضح تھا۔حکیم صاحب ماہرِ علوم فنون تھے۔حکیم صاحب نے ملک خداداد کے لیے اپنی ساری جائیداد وقف کردی۔حکیم صاحب کی شہادت کے بعد آپ کی صاحبزادی سعدیہ راشد صاحبہ بہت ہی جاں فشانی سے ادارہ ہمدرد کو چلا رہی ہیں۔ہمدرد نونہال اسمبلی کا قیام اور ہمدرد شوریٰ آپ کے دو بہت ہی اہم پلیٹ فارم تھے جس سے بچوں کو سیکھنے کے لیے ان کی تربیت اور کردار سازی کے لیے نونہال اسمبلی اور بڑوں کے لیے ہمدرد شوریٰ کا قیام عمل میں لایا گیا۔حکیم صاحب سے بہتر شخصیت مجھے اس معاشرے میں نظر نہیں آئی۔ملک کے ہر فرد کو اس پیارے وطن کی بہتری اور ترقی میں حصہ ڈالنا چاہیے۔

☆حکیم محمد سعید کی زندگی کا بنیادی فلسفہ،انسانیت کی خدمت تھا۔انہوں نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ خدمتِ خلق نہ صرف ایک فرض ہے،بلکہ یہ انسان کی پہچان اور اس کی حقیقی کامیابی کا راستہ بھی ہے۔ حکیم صاحب کہتے تھے کہ مجھے لفظ پاکستان سے عشق ہے اپنے بھائی کے منع کرنے کے باوجود پاکستان سے والہانہ محبت مجھے پاکستان لائی۔

''وہ ادارہ جس کی بنیاد میں نے بارہ روپے سے رکھی تھی آج پاکستان کے چند بڑے اداروں میں شمار ہوتا ہے''،حکیم صاحب نے اپنی کتاب'' اسلام کا نظامِ صحت''،میں کہا کہ''تحقیق اور علم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی ہمیں جدید علوم کو سیکھنا اور اپنانا ہوگا، مگر اپنی جڑوں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔17 اکتوبر 1998ء کو جب ہم نے شہید حکیم محمد سعید کو کھویا تو یہ صرف ایک فرد کی موت نہیں تھی، بلکہ ایک عہد،ایک سوچ اور ایک انسانیت دوست کی جدوجہد کا خاتمہ تھا۔حکیم سعید کی موت کا دن ہماری تاریخ کا ایک دردناک باب ہے جو آج بھی ہماری یادوں میں زندہ ہے۔

☆حکیم صاحب کا یہ پلیٹ فارم ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ہمدرد کے تمام اداروں سے وابستہ نوجوان پاکستان کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ہمدرد کے اسکولز،کالجز،یونی ورسٹیوں سے آج بچے انجینئر اور ڈاکٹر بن رہے ہیں اور ٹیکنالوجی کے شعبہ میں انقلاب برپا کر رہے ہیں۔بچوں کے لیے حکیم صاحب کی زندگی پر سالانہ ایک کوئز پروگرام منعقد ہونا چاہیے، تاکہ بچوں کی معلومات میں اور علم کی جستجو میں اضافہ ہو۔ہمیں حکیم صاحب کے رہنما اُصولوں کو اپنانا ہوگا اور عملی زندگی میں اسے نافذ العمل کرانا ہوگا۔

☆شہید پاکستان حکیم محمد سعید حقیقی معنوں میں ایک محبِّ وطن ملک وملت اور قوم کے لیے ایک مصلح کے طور تا دم شہادت مصروف عمل رہے۔حکیم صاحب فرماتے تھے کہ میری زندگی کا مشن پاکستان کی خدمت اور اپنے وطن سے محبت ہے۔شہید حکیم محمد سعید کی مثال اس طرح ہے بادشاہ وہ نہیں جو عوام پر حکومت کرتا ہے،بادشاہ وہ ہے جو عوام کے دلوں میں حکمرانی کرتا ہے عوام کے دلوں میں بسنے اور حکمرانی کرنے والے شہید حکیم محمد سعید آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ ہیں۔آج ہم سب کا فریضہ ہے کہ ہم حکیم صاحب کے مشن کو جاری وساری رکھیں۔

☆شہید حکیم محمد سعید وہ روشن ستارہ ہیں جنہوں نے ہر شعبے میں موتی پروئے ہیں۔حکیم صاحب نوجوانوں کو غور وفکر کی دعوت بھی دیتے تھے جس کی عملی تصویر آج ان بچوں کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ حکیم صاحب نے نونہالوں کو تعلیم کے لیے راغب کیا حکیم صاحب ایک عہد ساز شخصیت تھے۔وہ ہمیشہ اسلامی تعلیمات کا درس دیتے تھے اور خود عمل کیا کرتے تھے۔حکیم صاحب نے اپنے پیارے وطن سے محبت،اعلیٰ اور بلند مقاصد اور پاکستان سے محبت کے لیے اپنی جان قربان کردی،مگر اُصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔حکیم صاحب نے صحت اور تعلیم کے شعبوں میں روشن اور انقلابی مثالیں قائم کیں جو رہتی دنیا تک قائم ودائم رہیں گی۔

☆حکیم صاحب جیسی شخصیت صدیوں میں ایک پیدا ہوتی ہے ان کے لگائے ہوئے پودوں کی آبیاری آج بھی جاری وساری ہے۔حکیم صاحب علمی،سماجی، ادبی حوالے سے ایک مکمل باب ہیں۔حکیم صاحب نے طب،تحقیق اور علم کے لیے بہت سے کارنامے سرانجام دیے۔آپ کے خواب کی تعبیر آج سچ ثابت ہوئی آج کے نوجوان سائنسی علوم سے وابستہ ہیں۔ آج کے نوجوانوں کو چاہیے کہ ان کے مشن کو آگے لے کر چلیں،تاکہ ملک پاکستان مزید پھلے پھولے۔ خدمتِ خلق کو اپنا وطیرہ بنالیں،کیوں کہ حکیم صاحب کی زندگی خدمتِ خلق اور عزم کی علامت ہے۔

☆ہمیں چاہیے کہ ہم حکیم محمد سعید کی خدمات اور ان کے اُصول کو اپنائیں شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید بیک وقت معالج بھی تھے ادب سے بھی آپ کو بہت لگاؤ تھا جہاں جہاں جاتے واپسی پر سفرنامہ تحریر کرتے تھے۔

حکیم صاحب کا لائحہ عمل ہمارے لیے باعثِ تقلید ہے۔آج کے نونہال حکیم صاحب کی زندگی کو اپنائیں۔

☆شہید حکیم محمد سعید جب بھی مطب کرتے تھے، روزے کی حالت میں ہوتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں بہت شفا رکھی تھی جب اُن کی شہادت ہوئی تو وہ روزے کی حالت میں تھے۔حکیم صاحب 500 مقالوں کے مصنف تھے اور اپنے ہی قائم کردہ 21 اداروں کے سربراہ تھے۔حکیم صاحب کو 17 اکتوبر 1998ء کو ہمدرد مطب آرام باغ کے سامنے گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔

نازاں تھی جس پر قوم وہ انسان نہیں رہا
ترسیں گے کسبِ نور کو اب طالبانِ علم

☆حکیم صاحب وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے طبِ یونانی کو عروج بخشا۔شہید حکیم محمد سعید نے اپنی زندگی میں بے شمار مختلف اہمیت کے کام سرانجام دیے۔خاص طور پر صحت، تعلیم، بچوں کی تربیت، نوجوانوں کی ذہن سازی اور انسانیت کی خدمت چند خاص موضوعات شامل ہیں۔حکیم صاحب کی خدمات اور قربانی کو تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی اور ان کا نام ہمارے دلوں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

وماعلینا الا البلاغ المبین۔

موضوع کی مناسبت سے مہر علی گرلز سیکنڈری اسکول کی کومل و ساتھی طالبات نے ایک زبردست ملی نغمہ پیش کیا اور عائشہ لاثانی ماڈل اسکول نے خاکہ ترتیب دیا بعد ازاں نمایاں کارکردگی والے طلبہ و طالبات کو منتظم مشترکہ اجلاس ہمدرد نونہال اسمبلی و ہمدرد شوریٰ کے ہمراہ مہمان مقرر ڈاکٹر راشد حمید اور اسپیکر ہمدرد شوریٰ محترم پروفیسر نیاز عرفان و دیگر اراکینِ ہمدرد شوریٰ نے انعامات تقسیم کیئے۔

اجلاس کے اختتام پر دعائے سعید پیش کی گئی اور تمام شرکاء نے بانیٔ ہمدرد شہید حکیم محمد سعید کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور ان کی بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

لاہور

شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید تعلیم اور کردار سازی کو اپنی زندگی کا اصل مقصد سمجھتے۔اسی جذبے کے تحت انہوں نے مدینۃ الحکمہ کے قیام کے ساتھ ساتھ ہمدرد وِلیج اسکول، ہمدرد پبلک اسکول، ہمدرد یونی ورسٹی جیسے عظیم علمی ادارے قائم کیے۔یہ ادارے آج بھی ملک کو ایسے نوجوان فراہم کر رہے ہیں جو باصلاحیت، باشعور اور باکردار ہیں اور یہی نوجوان پاکستان کا اصل سرمایہ ہیں۔اُن کا یقین تھا کہ اگر نوجوان تعلیم یافتہ، محبِ وطن اور باکردار ہوں تو پاکستان ایک مثالی ملک بن سکتا ہے۔اُن کی تعلیمات اور خدمات آج بھی ہمارے لیے ہدایت کا چراغ ہیں اور آنے والی نسلوں کو خدمتِ خلق اور انسانیت کی اعلیٰ اقدار کا درس دیتی ہیں۔اسی جذبے کو تازہ رکھنے کے لیے گزشتہ دنوں 23 اکتوبر کو مقامی ہوٹل ''فور پوائنٹس بائے شیرٹن'' میں شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید کے یومِ شہادت کے موقع پر ایک پروقار ہمدرد شوریٰ اور نونہال اسمبلی لاہور کا مشترکہ اجلاس منعقد کیا گیا جہاں ہمدرد نونہال اسمبلی کے باصلاحیت نونہالان اور ہمدرد شوریٰ لاہور کے معزز اراکین نے بھرپور شرکت کی اور حکیم محمد سعید کو زبردست الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔اجلاس کی صدارت اسپیکر ہمدرد شوریٰ لاہور جسٹس (ر) ناصرہ اقبال نے فرمائی، جب کہ مہمانِ خصوصی صوبائی وزیرِ خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن تھے۔

تقریب میں معزز اراکین ہمدرد شوریٰ عہدے داران ہمدرد نونہال اسمبلی لاہور کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات شریک تھیں، جن میں محترمہ زکیہ شاہنواز، قائم مقام اسپیکر محترم پروفیسر میاں محمد اکرم، ڈپٹی اسپیکرز محترم قیوم نظامی، محترم عمر ظہیر میر، محترم ڈاکٹر سید عمران مرتضیٰ، محترم بریگیڈیئر (ر) حامد سعید اختر، محترم بریگیڈیئر (ر) اشفاق احمد، محترم بریگیڈیئر (ر) ریاض احمد طور، محترم میجر خالد نصر، محترم پروفیسر مشکور احمد صدیقی، محترم ثمر جمیل خان، محترمہ خالدہ جمیل چوہدری، محترمہ رضا حفیظ ریاض، محترمہ ڈاکٹر پروین خان، محترم کامران ملک، محترم رانا امیر احمد خان، محترم شاہد علی خان، محترم حکیم محمد توصیف رسول، محترم انجینئر وحید خواجہ، محترم حکیم راحت نسیم، محترم انجینئر محمد آصف، محترم انور خان لودھی، محترم نور الہدا، محترم شاہد محمود، محترم عثمان غنی، محترم محمد نصیر الحق ہاشمی، محترم سید مصور زنجانی، محترم مہر عبدالرؤف، محترم سید عارف نوری، محترم رانا اے۔ایم۔شکوری، محترم کامران ابرار، محترم ایم۔آر۔شاہد، محترم ڈاکٹر وقار ملک، محترم ناصر بشیر، محترم حسیب پاشا سمیت مختلف اسکولوں کے اساتذہ اور پرنسپلز بھی شامل تھے۔اس موقع پر قائدِ ایوان نونہال اسمبلی شمیل تاج نے کہا کہ ہمارے بابا، شہید پاکستان حکیم محمد سعید کا ویژن، محترمہ سعدیہ راشد اور انکل علی بخاری کی رہنمائی، محبت اور ہمدرد نونہال اسمبلی کی نسبت کا فیضان ہے کہ آج میں گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی لاہور میں سال اول کا طالب علم ہوں۔ وہاں میرا داخلہ تقریری بنیاد پر ہوا، جو چودہ سالہ عملی تربیت کا نتیجہ ہے۔نونہال علینہ خان نے کہا کہ انسان کی عظمت اس کے اعلیٰ کردار سے وابستہ ہوتی ہے اور کردار تبھی عظیم بنتا ہے جب زندگی خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار ہو۔ ہمدرد نونہال اسمبلی ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جو ہمیں اسی خدمت کے جذبے سے منور کیے ہوئے ہے۔نونہال ہانیہ نے کہا کہ بابا حکیم محمد سعید نے اپنی زندگی ایک بلند نصب العین کے لیے وقف کر دی۔ وہ نونہالوں کو ہمیشہ اقبال کے

شاہینوں کی طرح بلند پرواز اور حق کے راہرو بننے کی تربیت دیتے رہے۔ وہ دلوں کے حکمران تھے، تاج کے محتاج نہیں۔ ڈپٹی اسپیکر فاطمہ شہباز نے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ میں ہمدرد نونہال اسمبلی اور ہمدرد فاؤنڈیشن کا حصہ ہوں۔ یہاں سے مجھے اعتماد، محبت، اظہارِ رائے، قیادت اور خدمت کا سلیقہ سیکھنے کا موقع ملا۔ اسپیکر نونہال اسمبلی عطیۃ الوکیل نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح کچھ درخت زیادہ پھل دار اور سایہ دار ہوتے ہیں، ویسے ہی کچھ انسان بھی اللہ کی خاص عطا سے نیکی بانٹنے والے اور دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہونے والے ہوتے ہیں۔ شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید بھی ایسے ہی عظیم لوگوں میں سے تھے۔ تقریب میں نونہال مشاعرے کا بھی اہتمام کیا گیا جسے حاضرین نے ادب کی روایت کے تسلسل اور قائم کرنے کے حوالے سے ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے اس اقدام کو بے حد سراہا۔ نونہال اسمبلی کے پہلے حصے کی نظامت کے فرائض اسپیکر نونہال اسمبلی عطیۃ الوکیل دوسرے حصے کی نظامت کے فرائض ڈپٹی اسپیکر ہمدرد شوریٰ لاہور عمر ظہیر میر جب کہ سیلاب زدگان کے حوالے سے ایک اسپیشل سیگمنٹ کی نظامت کے فرائض راقم سید علی بخاری نے انجام دیے اراکینِ ہمدرد شوریٰ نے اپنے خطابات میں کہا کہ حکیم محمد سعید ایک جامع، صاحبِ نظر اور ہمہ جہت شخصیت تھے۔ ان کی خدمات کا احاطہ ایک فرد کے بس کی بات نہیں۔ تعلیم، طب، ادب اور تحقیق کے میدان میں ان کی گراں قدر کاوشیں رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی۔ انہوں نے دنیا بھر میں مختلف علمی موضوعات پر مقالہ جات پیش کیے، جو نہ صرف پاکستان کی حقانیت کو اُجاگر کرتے ہیں، بلکہ انسانیت، علم اور امن کے پیغام کو بھی عام کرتے ہیں۔ شہید حکیم محمد سعید اور خدمتِ خلق کے عنوان سے سجی منعقدہ اس شاندار تقریب میں ایک خصوصی سیگمنٹ اُن رضا کاروں کے نام منسوب کیا گیا جنہوں نے سیلاب زدگان کی مدد کے لیے ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان (لاہور) کے ساتھ مل کر نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان رضا کاروں کا تعلق لاہور کے نواحی علاقوں، تحصیل نارووال، تحصیل جھنگ اور تحصیل ملتان (پیر جلال پور پیر والا) سے تھا۔ اس موقع پر شہید حکیم محمد سعید کی سوویں سالگرہ کے موقع پر حکومتِ پاکستان کی جانب سے جاری کردہ یادگاری ڈاک ٹکٹ پر مشتمل سووینیرز مہمانِ خصوصی نے ان رضا کاروں کے ذمے داران کی خدمت میں پیش کیے۔ مہمانِ خصوصی صوبائی وزیرِ خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے اپنے خطاب میں کہا کہ حکیم محمد سعید کا وژن، اُن کی سوچ اور تعمیرِ پاکستان میں اُن کا کردار ہم سب کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ انہوں نے نونہالانِ وطن کے لیے تعلیم کے ساتھ تربیت پر جو زور دیا یہ کردار سازی کے جاری سلسلے ہم سب کے لیے ایک روشن مثال اور رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ محترم میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے حکیم صاحب کو انسانیت کا پیکر قرار دیا اور کہا کہ جس طرح ہماری بہن محترمہ سعدیہ راشد ان کے مشن کو لے کر آگے چل رہی ہیں وہ انتہائی قابل تقلید اور ایک روشن مثال ہے انہوں نے حکیم صاحب کو دعائیہ کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی حکیم صاحب کے درجات بلند فرمائے۔

کراچی

یہ اجتماع اپنی فضا، مقصد اور شرکت کرنے والے مہمانوں کے باعث ایک غیر معمولی اور یادگار محفل کی حیثیت رکھتا ہے۔ آج کی تقریب کو خاص بنانے والی بات یہ ہے کہ ہمدرد شوریٰ کے تجربہ کار اور بصیرت افروز اراکین کے ساتھ ساتھ ہمدرد نونہال اسمبلی کے وہ باصلاحیت بچے بھی موجود ہیں جو کل کے پاکستان کی قیادت کے علمبردار ہوں گے۔ مزید برآں، ہمدرد فاؤنڈیشن، ہمدرد لیبارٹریز (وقف)، ہمدرد یونی ورسٹی، ہمدرد پبلک اسکول اور ہمدرد ویلیج اسکول کے ذمے داران کا ایک مقام پر جمع ہونا اس تقریب کی معنویت کو اور بڑھا دیتا ہے۔ ہمدرد شوریٰ کے ماہانہ اجلاس پاکستان کے مختلف شہروں میں منعقد کیے جاتے ہیں جہاں ملک کے سنجیدہ اہلِ فکر اپنے قیمتی تجربات اور مشاہدات پیش کرتے ہیں۔ ان نشستوں کی اہمیت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ یہاں مرتب ہونے والی رپورٹس نہ صرف متعلقہ حکومتی اداروں تک پہنچائی جاتی ہیں، بلکہ بہت سی تجاویز پالیسی سازی کا حصہ بھی بنتی ہیں۔ اخبارات اور ٹیلی ویژن چینلز کی بھرپور کوریج ان پروگراموں کی افادیت اور اثر انگیزی کی توثیق کرتی ہے۔

اسی مشن کا تسلسل ''ہمدرد نونہال اسمبلی'' بھی ہے، جو چاروں زونز میں ہر ماہ منعقد ہوتی ہے۔ یہاں بچوں کو اعتماد، اظہارِ خیال، قیادت اور اخلاقی تربیت کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ سالانہ ہیلتھ کانفرنس اور سیرت النبی ﷺ کانفرنس ایسے پروگرام ہیں جو بچوں اور نوجوانوں کی فکری بنیادوں کو مضبوط کرتے ہیں۔

حکیم محمد سعید شہید کی تصانیف، افکار اور ان کا طرزِ زندگی آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ جب میں اُن کی تحریروں کا مطالعہ کرتی ہوں تو بارہا احساس ہوتا ہے کہ وہ ایک پوری انجمن تھے۔ ایک ایسا فرد جس نے تنِ تنہا وہ خدمات سرانجام دیں جو کئی ادارے مل کر بھی انجام نہیں دے سکتے۔ ان کی زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ عظیم شخصیات کا مشن زندہ رکھنا ہی دراصل ہماری کامیابی اور ملک کی ترقی کا حقیقی

راستہ ہے۔ آج کی یہ محفل انہی روشن اقدار کی تجدید ہے۔ ہم حکیم صاحب کی یاد کو تازہ کر رہے ہیں، ان کے مشن کے ساتھ اپنی وابستگی مضبوط کر رہے ہیں، اور یہ عہد دہرا رہے ہیں کہ ان کی فکر، خدمتِ خلق اور تعلیم و تربیت کا کارواں رکنے نہیں دیں گے۔ حکیم محمد سعید کے لگائے ہوئے اس عظیم شجر کی نگہداشت محترمہ سعدیہ راشد اسی محبت، انہماک اور خلوص سے کر رہی ہیں جو اس مشن کی اصل روح ہے۔

اس اہم اجلاس میں ہمدرد پبلک اور ہمدرد ویلج کے طلبا اور طالبات بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقاریر اور پرفارمنسز دینے والے نونہالوں میں سیدہ مریم فاطمہ (اسپیکر ہمدرد نونہال اسمبلی)، سید محمد شجاع (قائدِ حزبِ اختلاف، ہمدرد نونہال اسمبلی)، عائشہ فواد (قائدایوان، ہمدرد نونہال اسمبلی) بسمہٰ، مسفرہ، میرب مرزا، ہمدرد پبلک اسکول کے طلباء نے نے حکیم سعید کی زندگی کے اصولوں پر مبنی ایک خاکہ پیش کیا، جوان کی انسانیت اور علم کی محبت کی عکاسی کرتا تھا۔ تمثیل پیش کرنے والے نونہال میں شامل ہوئے۔

ہمدرد شوریٰ پاکستان (کراچی) کے اراکین میں سے محترم لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر (اسپیکر)، محترم کرنل (ر) مختار احمد بٹ (ڈپٹی اسپیکر)، محترم حکیم عبدالحنان، محترم سنیٹر عبدالحسیب خان، محترم کموڈور (ر) سدید انور ملک، محترم رضوان احمد، محترم ڈاکٹر عامر تاسین، محترمہ ڈاکٹر رضوانہ انصاری، محترمہ ہما بیگ، محترمہ مسرت اکرم، محترم سید محمد صادق پرویز، محترم ابن الحسن رضوی، محترمہ شہلا احمد، محترم سید امجد علی جعفری، محترم بریگیڈیئر (ر) طارق خلیل، محترم قاری حامد محمود۔

اس اہم خصوصی پروگرام میں ہمدرد گروپ کے عہدے داران نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی جن میں محترم فیصل ندیم، محترم ابو طالب بھٹو، محترم سید محمد ارسلان، محترم محمد اقبال، محترمہ ڈاکٹر ثناء غوری، محترمہ پروفیسر ڈاکٹر احسنہ ڈار فاروق، محترمہ شکیلہ خرم، محترم پروفیسر ڈاکٹر رضا الرحمٰن، محترم خالد نسیم، محترمہ رابعہ بٹ، محترم مزمل علی، محترم کلیم چغتائی، محترمہ عالیہ کاشف، محترم سلیم فرخی شامل تھے۔

ڈاکٹر حکیم عبدالحنان

(رُکن ہمدرد شوریٰ)، کراچی

شہید حکیم محمد سعید کا نام آتے ہی خدمتِ خلق، انسان دوستی، سادگی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی روشن مثال ذہن میں اُبھرتی ہے۔ اُنھوں نے اپنی پوری زندگی قوم کی خدمت، علم کے فروغ اور بچوں کی تربیت کے عظیم فریضے کے لیے وقف کردی۔ اُن کا کردار دراصل ایک ایسے عہد کی یاد دلاتا ہے جہاں انسانیت، اخلاق اور علم کو فوقیت حاصل تھی۔

حکیم محمد سعید نے جو پودا لگایا، آج وہ ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ ہمدرد فاؤنڈیشن، ہمدرد لیبارٹریز، ہمدرد یونی ورسٹی، ہمدرد پبلک اسکول اور نونہال اسمبلی۔ یہ سب ادارے اُن کی خدمتِ خلق کا زندہ ثبوت ہیں۔

اُن کی خواہش تھی کہ علم ہر دروازے تک پہنچے، بچوں میں قائدانہ صلاحتیں پروان چڑھیں، نوجوان تحقیق سے وابستہ ہوں اور معاشرہ اخلاقی طور پر مضبوط ہو۔ انہی عظیم مقاصد کے ساتھ انہوں نے ہمدرد نونہال اور نونہال اسمبلی جیسے فورمز قائم کیے جو آج بھی نسلِ نو کی تربیت میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔

حکیم صاحب کی زندگی سادگی اور قناعت کا عملی نمونہ تھی۔ وہ ہمیشہ اس بات پر زور دیتے کہ دولت سے محبت فتنہ ہے، قناعت سب سے بڑی نعمت ہے۔

یہی وجہ تھی کہ اُنھوں نے اپنی شخصیت اور اپنے اداروں میں سادہ مزاجی، خدمت، شرافت اور دیانت کو بنیاد بنایا۔ بچوں سے ملتے تو چہرے پر مسکراہٹ ہوتی، محبت بھرا لہجہ اور بے ساختہ شفقت۔ یہ سب ان کی شخصیت کا حصہ تھے۔ جو لوگ حکیم صاحب کی گفتگو سننے کا تجربہ رکھتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ ان کی آواز میں ٹھہراؤ، لہجے میں نرمی اور باتوں میں دانش ہوتی تھی۔ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے: ''اسلام کے نام پر شور و ہنگامہ کافی نہیں، اصل اسلام عمل کا نام ہے۔''

آج، جب ہم دیکھتے ہیں کہ نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد نے اُنھیں سنا ہی نہیں، تو احساس ہوتا ہے کہ ہم نے کتنی قیمتی دولت کھو دی، لیکن اُن کی فکر اور اُن کی تحریریں آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ حکیم صاحب بچوں کو قوم کا مستقبل سمجھتے تھے۔ اُن کا ایمان تھا کہ پاکستان کی ترقی کا راستہ تعلیم، کردار سازی اور وقت کی پابندی سے ہو کر گزرتا ہے۔

وہ کہا کرتے تھے: ''وقت اللہ کی امانت ہے، اس کا ضائع کرنا گناہ ہے۔'' یہ نصیحت آج بھی نونہال اسمبلی کے ہر اجلاس میں دہرائی جاتی ہے، تاکہ بچے اپنی زندگی کا بنیادی اُصول وقت کی قدر کو بنا سکیں۔ حکیم محمد سعید نے علم، انسانیت، صحت، اخلاق اور معاشرتی ترقی کے میدان میں بے مثال خدمات انجام دیں۔

اُن کی شہادت نے پوری قوم کو سوگوار کر دیا، مگر اُن کی فکر، اُن کی جدوجہد اور اُن کی خدمت کی روشن روایت آج بھی زندہ ہے۔ ایسی شخصیات کبھی مرتی نہیں۔ وہ اپنے کاموں سے امر ہو جاتی ہیں۔ خدمتِ خلق کا سفر اسی وقت آگے بڑھے گا جب ہم میں سے ہر فرد حکیم صاحب کے مشن کو اپنائے۔ انسانیت، تعلیم، سادگی، قناعت، خدمت اور اخلاق۔ یہ وہ ستون ہیں جن پر حکیم محمد سعید نے اپنی زندگی کی عمارت کھڑی کی۔ قوم کا فرض ہے کہ اس ورثے کی حفاظت کرے اور اس چراغ کو بجھنے نہ دے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر
(اسپیکر، ہمدرد شوریٰ)، کراچی

خدمتِ خلق کی تاریخ جب اپنے اصل معنی کے ساتھ سامنے آتی ہے تو اس میں چند نام ایسی قامتوں کے ساتھ اُبھرتے ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی انسانیت کے لیے وقف کر دی۔ انہی درخشاں ناموں میں شہید حکیم محمد سعید ایک نمایاں اور منفرد مقام رکھتے ہیں۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ خدمت، ایثار، علمی جدوجہد اور پاکستان سے بے لوث محبت کی عملی تصویر تھا۔ ہندوستان میں ''ہمدرد'' جیسا بڑا ادارہ چھوڑ کر پاکستان آنا، پھر ایک چھوٹی سی دکان سے مطب کا آغاز کرنا۔ یہ سب کسی عام انسان کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ آج وہ پودا ایک تناور درخت بن چکا ہے جس کے سائے سے لاکھوں لوگ فیض پا رہے ہیں۔ ہمدرد یونی ورسٹی، ہمدرد پبلک اسکول، ولیج اسکول اور نونہال اسمبلی انہی روشن تصورات کا عملی اظہار ہیں۔ حکیم صاحب صرف تعلیم کو کافی نہیں سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک اصل تعلیم اخلاق، کردار سازی اور شعور کی بیداری تھی۔ نونہال اسمبلی اسی مقصد کے لیے قائم کی گئی۔ جہاں بچے گفتگو، سوچ اور تربیت کا حسین امتزاج پاتے ہیں۔

حکیم صاحب کا پیغام ہمیشہ سادگی، قناعت اور خودداری کا رہا۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ غربت سے نفرت نہیں، بلکہ اس سے محبت اور قناعت اختیار کرو، کیوں کہ یہی قوموں کی اصل طاقت ہے۔ اگر پاکستان اپنی ابتدا میں ہی اس فکر کو اپناتا تو آج کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہ ہوتی۔

حکیم محمد سعید کی شہادت پاکستان کے لیے ایک ایسا سانحہ تھی جس کی تلافی ممکن نہیں۔ ایک ایسی شخصیت جو صبح و شام قوم کے بچوں، نوجوانوں، ماہرین اور دانشوروں کے لیے اپنے دروازے کھلے رکھتی تھی۔ ہم نے اسے سفاک ہاتھوں میں گنوا دیا، لیکن اس واقعے کے باوجود ان کی فکری میراث آج بھی زندہ ہے، کیوں کہ محترمہ سعدیہ راشد نے اس مشن کو نہایت فراخ دلی، محنت اور حکمت کے ساتھ آگے بڑھایا ہے۔ آج ہمدرد کا ہر ادارہ انہی کی رہنمائی میں پوری آب و تاب کے ساتھ خدمات انجام دے رہا ہے۔ خدمتِ خلق۔ ہمدرد کی پہچان، ہمدرد کا دائرہ کار تعلیم و صحت سے کہیں آگے ہے: غریبوں کی امداد، راشن و اشیائے خورونوش کی تقسیم، سردیوں میں کمبل اور گرمیوں میں مشروبات، ضرورت مندوں کی شادیوں میں معاونت، یہ سب اس فکر کا حصہ ہے جسے حکیم صاحب نے عملی طور پر زندہ کیا۔ شہید حکیم محمد سعید صرف ایک معالج یا منتظم نہیں تھے، وہ ایک فکر، ایک تحریک، ایک خدمت گزار روح تھے۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ قوم کے نام تھا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان کی تعلیمات۔ سادگی، قناعت، خدمتِ خلق اور علم دوستی کو صرف یاد نہ کریں، بلکہ اپنی زندگیوں میں شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ شہید حکیم محمد سعید کے درجات بلند فرمائے اور ہمدرد کے اس روشن سفر میں مزید برکت عطا کرے۔ آمین۔

کرنل (ر) مختار احمد بٹ
(ڈپٹی اسپیکر، ہمدرد شوریٰ)، کراچی

آج شہید حکیم محمد سعید کی برسی ہے۔ وہ مدبر، ماہرِ علاج اور عظیم انسان دوست جن کی پوری زندگی انسانیت کی خدمت اور پاکستان کی ترقی کے لیے وقف رہی۔

بھارت میں پیدا ہونے والے حکیم سعید 1948ء میں پاکستان منتقل ہوئے جہاں انہوں نے ہمدرد پاکستان کی بنیاد رکھی۔ ان کی قیادت میں ہمدرد صحت، تعلیم اور تحقیق کے شعبوں میں ایک نمایاں ادارہ بنا جو خدمتِ خلق اور اعلیٰ معیار کی علامت قرار پایا۔ انہوں نے مدینۃ الحکمہ قائم کی۔ ایک علمی شہر جس میں ہمدرد یونی ورسٹی، کالجز، اسپتال اور تحقیقی مراکز شامل ہیں۔ بچوں سے بے پناہ محبت رکھنے والے حکیم سعید کا یقین تھا کہ ہر بچہ اسکول جائے، اور اسی مقصد کے لیے وہ ہر سطح پر تعلیم کے فروغ کے لیے سرگرم رہے۔

حکیم سعید نے گورنر سندھ کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں۔ انہوں نے ہمدرد شوریٰ کی بنیاد رکھی۔ ایک معتبر قومی دانش گاہ جس کی شاخیں کراچی، لاہور، راولپنڈی اور پشاور میں ہیں، جہاں دانشور اور محققین قومی و عالمی امور پر غور و فکر کرتے ہیں۔

17 اکتوبر 1998ء کو دفتر جاتے ہوئے حکیم سعید کو شہید کر دیا گیا۔ ایک سانحہ جس نے پوری قوم کو لرزا کر رکھ دیا۔ تحقیقات کے باوجود آج تک اصل مجرموں کو سزا نہیں مل سکی۔

سادہ مزاج، نیک دل اور محبِ وطن شخصیت کے حامل حکیم محمد سعید شہید کی زندگی آج بھی خدمت، دیانت اور پاکستان سے محبت کی روشن مثال ہے۔ ان کے قائم کردہ ادارے آج بھی تعلیم، صحت اور انسانیت کی خدمت کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ اُن کی شہادت کے بعد ان کی بیٹی سعدیہ راشد نے ان کی کمی کو محسوس نہیں ہونے دیا اور ہر قسم کے امور کو جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ حکیم سعید شہید کے درجات بلند کرے امین۔

نظم: ہما بیگ
شہیدِ وطن حکیم محمد سعید

کیا کہیں کیسی آن تھی ان کی
شخصیت عالیشان تھی ان کی
وہ کہ مثلِ حکیم الامت تھے
کیا حکیمانہ شان تھی ان کی

کیا مسیحا نفس تھا ان کا وجود
گفتگو بوستان تھی ان کی
صرف حکمت تلک نہیں محدود
علم و خدمت میں جان تھی ان کی
وہ کہ بس اسمِ بامسمّٰی تھے
خستہ حالوں میں جان تھی ان کی
صرف ہمدرد تک نہیں محدود
فطرتِ مہربان تھی ان کی
آدمی کیا عظیم تھا وہ ہما
دیوتا سی اُٹھان تھی ان کی

نونہال سید محمد شجاع
قائدِ حزبِ اختلاف، ہمدرد نونہال اسمبلی
(ہمدرد پبلک اسکول)، کراچی

صدر ہمدرد فاؤنڈیشن اور قومی صدر ہمدرد نونہال اسمبلی محترمہ سعدیہ راشد صاحبہ، معززمہمانِ خصوصی اور حاضرین محفل! خدمتِ خلق وہ جذبہ ہے جسے ہر مذہب وملت اور ضابطۂ اخلاق میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مذہب میں سے انسانیت اور خدمت نکال دی جائے تو صرف عبادت رہ جاتی ہے اور محض عبادت کے لیے پروردگار کے پاس فرشتوں کی کمی نہیں۔

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

دنیا میں کئی انمول ہستیاں خدمتِ انسانیت کے ذریعے اپنا نام امر کر گئیں جن میں ہمارے پیارے حکیم محمد سعید شہید کا نام تا قیامت جگمگاتا رہے گا۔
بقول شاعر

جسم کی موت کوئی موت نہیں ہوتی ہے
جسم مٹ جانے سے انسان نہیں مر جاتے

حکیم محمد سعید شہید بھی انھی زندۂ جاوید انسانوں میں شامل ہیں جو انسانیت کی خدمت کو اپنا فرض سمجھتے تھے، انہوں نے لاکھوں مریضوں کا علاج کیا، کراچی کے علاوہ راولپنڈی، پشاور، لاہور، کوئٹہ، ملتان اور سکھر میں ہر ماہ دو دن مطب کرتے۔ آپ کا ہمیشہ یہ اصول رہا کہ جتنے مریض مطب میں موجود ہیں انہیں دیکھے بغیر مطب نہ چھوڑتے۔ حکیم صاحب نے ہمیشہ مولانا رومیؒ کے اس قول پر عمل کیا کہ خدا تک پہنچنے کے بہت سے راستے ہیں، لیکن میں نے خدا کا پسندیدہ راستہ ''مخلوق سے محبت'' کو چنا۔
پاکستان خوش قسمت ہے کہ یہاں حکیم محمد سعید جیسا جلیل القدر طبیب پاکستانیوں کی صحت کے لیے شب وروز کام کرتا رہا اور طبِ مشرق کو دنیا بھر میں متعارف کراتا رہا۔ اس حوالے سے ان کی خدمات کا احاطہ کرنا آسان نہیں ہے۔
بقولِ اقبال:

تو ذرا چھیڑ تو دے، تشنہ مضراب ہے ساز

حاضرینِ محفل! حکیم محمد سعید نے طبی، علمی، ادبی، روحانی، سماجی، اخلاقی اور تعلیمی میدانوں میں نہایت اعلیٰ خدمات انجام دیں۔ آپ ادیبوں، عالموں، دانشوروں اور ہر اس شخص کے قدردان تھے جس میں کوئی بھی خوبی موجود ہے۔ تعمیرِ اذہان اور اہلِ وطن کی رہنمائی ان کا مقصدِ اوّل تھی جس کے لیے انہوں نے ہمدرد شوریٰ اور ہمدرد نونہال اسمبلی جیسے ادارے قائم کیے۔ ان پلیٹ فارمز کے ذریعے اب تک لاکھوں مقررین اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں اور یہ افکار وخیالات تعمیرِ انسانیت اور تعمیرِ وطن کا عظیم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ حکیم صاحب کے اداروں کے ساتھ ساتھ ان کی تصانیف بھی رہتی دنیا تک انسانیت کی رہنمائی کرتی رہیں گی، چاہے وہ طبی مطبوعات ہوں یا سفر نامے، بچوں کا ادب ہو یا اسلامی واصلاحی تصنیفات، ہر ایک مینارۂ نور رہے۔
صد افسوس ہے کہ ایسی عظیم المرتبت شخصیت کو ہم سے چھین لیا گیا۔ حکیم صاحب کی شہادت پر جناب ندیم احمد قاسمی نے ''فنون'' کے اداراتی نوٹ میں لکھا۔ یہ صرف ایک شخص کا قتل نہیں، بلکہ پاکستان کی شناخت کا قتل ہے۔ پاکستان کی تاریخ کے وہ صفحات ہمیشہ خون آلود رہیں گے جن میں حکیم صاحب کی شہادت کا تذکرہ ہوگا۔ یہ قتل ہمارے معیار وفن کا قتل ہے۔ اگر حکیم صاحب جیسی ہمہ گیر شخصیت کو اتنی آسانی سے قتل کیا جاسکتا ہے تو پھر اس مملکت خداداد میں کون محفوظ ہے؟ اللہ تعالیٰ حکیم محمد سعید شہید کی روح کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین

نونہال عائشہ فواد
قائد ایوان، ہمدرد نونہال اسمبلی
(ہمدرد پبلک اسکول)، کراچی

صدر ہمدرد فاؤنڈیشن اور قومی صدر ہمدرد نونہال اسمبلی محترمہ سعدیہ راشد صاحبہ، معززمہمانِ خصوصی اور حاضرین کرام! آج اس ایوان کا موضوع بحث ہے مجھے اپنے پاکستانی ہونے پر فخر ہے۔
جنابِ صدر! یہ بات بلاشبہ سچ ہے۔ اس افتخار کی سب سے پہلی وجہ تو بھارت میں رہنے والوں کی حالت زار ہے۔ بھارتی حکومت نے اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے خلاف ایک محاذ کھول رکھا ہے۔ جنابِ صدر بھارتی مسلمانوں کے حالات کو دیکھتے ہوئے میں اپنے پاکستانی ہونے پر فخر نہ کروں کہ میں ایک آزاد اسلامی ریاست کی شہری ہوں۔ میرے حقوق ہیں جن کی پاسداری حکومت کا اولین فرض ہے اور اگر ان کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو میں احتجاج کا حق بھی رکھتی ہوں، جب کہ ہندوستانی مسلمانوں کو ہر ظلم و زیادتی کے باوجود بقول شاعر:

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی میرے صیاد کی ہے

جنابِ اسپیکر! جب سے پاکستان بنا ہے اس کا وجود بھارت کی آنکھ میں کھٹک رہا ہے۔ ماضی میں تین بڑی جنگیں اور سرحد پر ہونے والی مسلسل جھڑپیں اس بات کا ثبوت ہیں اور حال ہی میں پہلگام میں ہونے والی دہشت گردی کی مذموم کارروائی میں بغیر کسی ثبوت کے پاکستان پر الزام عائد کرتے ہوئے بھارت نے دوبارہ جنگ مسلط کرنے کی کوشش کی، لیکن ہماری بہادر افواج نے بنیان مرصوص بن کر جس طرح اسے منھ توڑ جواب دیا اس پر مجھے اپنی پاکستانی افواج اور اپنے پاکستانی ہونے پر بے انتہا فخر ہے۔

بنیان مرصوص کا پیارو! ایسے ہی اظہار رہے
اپنا فرض نبھاؤ، تاکہ قوم کو تم سے پیار رہے

جنابِ صدر! پاکستان کی دھرتی ہماری ماں ہے۔ ماں سے محبت شرائط کی بنیاد پر نہیں ہوتی۔ ماں اگر ڈانٹے یا مارے بھی تو بچہ اسی کی آغوش میں پناہ لیتا ہے۔ میں مانتی ہوں کہ ہمارے ملک میں بہت سے مسائل ہیں پھر بھی جب ہم دنیا پر نظر ڈالتے ہیں اور فلسطین سے کشمیر تک مسلمانوں کو ظلم و جبر کی چکی میں پستا ہوا دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں کہ ہم آزاد وطن کی فضاؤں میں سانس لیتے ہیں جس کو رب کائنات نے بے شمار نعمتوں سے مالا مال کیا ہے، جہاں ہم درجہ اول کے شہری ہیں، جیسا بھی ہے جمہوری نظام قائم ہے اور ہماری آواز اعلیٰ ایوانوں تک پہنچتی ہے۔

جنابِ اسپیکر! منفی طاقتیں ملکی تصویر کو عالمی سطح پر مسخ کرنے کے لیے کوشاں ہیں جب کہ یہ تصویر حقیقت میں بہت دلکش ہے۔ منفی پہلو تو ہر ملک میں ہوتے ہیں۔ ہمیں اپنے ملک میں مثبت پہلوؤں کو اُجاگر کرنا اور ان پر فکر کرنا چاہیے مثلاً چند باتوں کا ذکر کرنا چاہوں گی۔ جیسا کہ میں نے اپنی بہادر افواج کا ذکر کیا، ہماری فوج دنیا کی طاقتور افواج میں ساتویں نمبر پر ہے۔ پاکستان دنیا کی ساتویں ایٹمی طاقت ہے، جب کہ مسلم دنیا میں یہ اعزاز صرف پاکستان کے پاس ہے۔ پاکستان بلند ترین چوٹیوں کی وجہ سے کوہ پیماؤں کی جنت ہے۔ ہمارا وطن معدنیات کے ذخائر سے مالا مال ہے۔ پاکستان کی گوادر پورٹ دنیا کی سب سے گہری بندرگاہ ہے اور دنیا بھر کی نظریں اس پر مرکوز ہیں۔ ہمارا وطن زرخیز زمین اور بہترین نظامِ آبپاشی کا حامل ہے یہاں اہم فصلیں اُگتی ہیں اور فصلوں، پھلوں کی وافر برآمدات زرمبادلہ کمانے کا ذریعہ ہیں۔ یہاں چاروں موسم ہمیں اپنی برکات سے فیض یاب کرتے ہیں۔ ہمارے ذہین طلبہ ہمارا سرمایہ افتخار ہیں۔ پاکستانی ڈاکٹرز، انجینئرز اور سائنسدان دنیا بھر میں اپنی قابلیت کے جھنڈے گاڑ رہے ہیں۔

جنابِ صدر! پاکستان ہی میری شناخت ہے، میرا حوالہ ہے۔ میں دنیا بھر میں پاکستانی کے نام سے پہچانی جاتی ہوں۔

بغیر اس کے تو ممکن نہ تھی شناخت مری
میرا وطن ہے مرے شجرۂ نصب کی طرح

حال ہی میں پاکستان انڈیا معرکے کے بعد جس طرح دنیا بھر میں پاکستان کا وقار بلند ہوا ہے اس نے میرا سر بھی فخر سے اونچا کر دیا ہے اور وطن کے لیے دل میں اور محبت و لگن پیدا کر دی ہے۔

آج ضرورت صرف اس امر کی ہے کے وطنیت کے جذبے کو اُبھارا جائے جیسا کہ قائد نونہال حکیم محمد سعید شہید نے ہمیشہ پاکستان سے محبت کی اور اس کی تعمیر کا درس دیا اور استحکام پاکستان کے لیے عملی اقدامات کیے۔

حاضرین کرام!

میں اپنے پیارے وطن کے لیے ان محبت بھرے جذبات کے ساتھ اجازت چاہوں گی:

تیرے ہی گیت سنوں دھڑکنوں کے سرگم میں
کسی دیار میں ٹھہروں، کسی نگر میں رہوں
اسی کے دم سے کھلیں روح کے گلاب تمام
اسی زمین کے طلسمات کے اثر میں رہوں
میری شناخت اگر ہو تو تیرے نام سے ہو
اے ارضِ شوق! تری چشمِ معتبر میں رہوں

شکریہ۔

نونہال بسمہ
(ہمدرد ولیج اسکول)، کراچی

محترم صدرِ محفل، معزز اساتذۂ کرام اور عزیز ساتھیو!
السلام علیکم! آج ایوان کا موضوع ہے:
شہید حکیم محمد سعید اور خدمتِ خلق

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

جنابِ اسپیکر! جو لوگ انسانوں کی فلاح و بھلائی کے لیے کام کرتے ہیں ان کا نام ان کے دنیا سے رخصت ہونے کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو جاتا بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی شہرت اور عزت بڑھتی ہی جاتی ہے۔ شہید حکیم محمد سعید کے بارے میں بھی یہی صورت ہے۔

خدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں
بنوں میں بھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا
جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

ان کی زندگی اس شعر کی مکمل تفسیر ہے۔

جنابِ صدر! شہید حکیم محمد سعید پاکستان کی ان شخصیات میں شمار ہوتے ہیں جنھوں نے اپنی زندگی خدمتِ انسانیت کے لیے وقف کر دی، وہ ایک عظیم طبیب، مدبر، محقق، ادیب اور سب سے بڑھ کر ایک سچے محبِ وطن تھے۔ ان کی شخصیت، علم و اخلاق اور خدمتِ خلق کا حسین امتزاج ہے۔ شہید حکیم محمد سعید کی خدمات صرف طب تک ہی محدود نہ رہی۔ انھوں نے

تعلیم کے فروغ کو بھی اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔

محسن بھی تھا غم خوار بھی تھا اور جان سے پیارا بھی تھا
حکمت کا تھا وہ بادشاہ، وہ علم کا دھارا بھی تھا

معزز حاضرینِ کرام! شہید حکیم محمد سعید نے خدمتِ خلق کو اپنی زندگی کا شعار بنالیا تھا۔ وہ غریب اور نادار مریضوں کا مفت علاج کرتے، یتیموں کی کفالت کرتے اور تعلیمی اداروں میں اپنی ذاتی محنت اور وسائل سے سرمایہ لگاتے اور ان کا کہنا تھا کہ انسان کی اصل کامیابی اس کے علم اور خدمتِ خلق میں ہے دولت اور طاقت میں نہیں۔

موسم اور ماحول کی تبدیلی کے باعث ہر سال ہمارے ملک کو شدید زلزلے اور سیلاب کا سامنا ہے۔ سیلاب وزلزلہ دگان کی دادرسی کے لیئے بہت سی تنظیمیں حرکت وعمل میں ہیں۔ شہید حکیم محمد سعید نے اپنی زندگی میں بھی ان کی دل و جان سے خدمت کی اور آج بھی ہمدرد اسی دل و جاں سے ضرورت مندوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔

جناب اسپیکر! افسوس کہ 17 اکتوبر 1998ء کو دشمنانِ وطن نے انہیں شہید کر دیا، لیکن ان کی شہادت نے ان کے مشن کو ختم نہیں کیا۔ آج ان کے قائم کردہ ادارے، ان کے منصوبے اور ان کی تعلیمات زندہ ہیں اور ہمیں خدمتِ خلق کا درس دے رہی ہیں۔

عزیز ہم وطنو! اگر ہم اپنے ملک کو ترقی دینا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی شہید حکیم محمد سعید کی طرح خدمتِ خلق کو اپنا مقصدِ حیات بنانا ہوگا کہ یہی ان کی زندگی کا پیغام ہے اور ہماری کامیابی کی کنجی بھی۔

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

شکریہ

کلام: کلیم چغتائی

سب کے سعید

آیئے ہم یاد کرلیں اک عظیم انسان کو
علم وحکمت، خیر وخدمت کے عظیم عنوان کو
آپ اپنی ذات میں ہیں اک مَنارہ نور کا
جس سے بہرہ ور ہوا ماحول پاس اور دُور کا
آپ ہیں تہذیب اور شائستگی میں بے مثال
آپ جیسے رہنما ملتے ہیں اب تو خال خال
آپ دانائی و استدلال کی تصویر ہیں
جہدِ پیہم ، عزم ، استقلال کی تصویر ہیں
سادگی ، پاکیزگی اور شکر یک جا آپ میں
بردباری ، حلم ، نرمی اور تقویٰ آپ میں
آپ نے اس پاک خطے کو قدآور کردیا
اور ضیائے علم سے سارے جہاں کو بھر دیا
آپ نے انسان کو جو قدر اور توقیر دی
پاک جذبوں کی جہاں کواس نے اک تصویر دی
آپ نے انسانیت کو درس الفت کا دیا
اور سبق ، ایمان ، علم ، اخلاص وحکمت کا دیا
آپ نے امراض سے چھٹکارا دلوایا ہمیں
راستہ حفظانِ صحت کا بھی دکھلایا ہمیں
عافیت کا آپ نے پیغام ہر اک کو دیا
چین، سکھ، آرام اور اِکرام ہر اک کو دیا
ہاتھ تھامے آپ نے کم زور اور نادار کے
دکھ کیے ہیں دُور سب، اپنوں کے اور اغیار کے
ہے کیا حُسنِ سلوک اُس سے بھی جس نے دکھ دیا
آپ سے ہر حال میں ہر اک نفس نے سُکھ لیا
نیکیوں کی فصل بارآور ہوئی ہے آپ کی
دو جہانوں میں یہی یاور ہوئی ہے آپ کی
ہے دعا ، پھلتی رہے یہ آپ کی فصلِ بہار
یہ جہاں پاتا رہے ثمرات اس کے بے شمار
اے حکیمِ ملتِ اسلامیہ ، سب کے سعید
رتب ارفع ہے پایا ، آپ نے ہو کر شہید

تمثیل

پیشکش: ہمدرد پبلک اسکول، کراچی

پہلا منظر

(اسٹیج خالی ہے بیک گراؤنڈ میں مکالمہ کہا جارہا ہے)

سورج ڈوب گیا۔ ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ ایک عہد ساز شخصیت ہم سے بچھڑ گئی ۔ ہم سے جدا ہوگئی دُکھ کی انتہا یہ ہے کہ اب ہم کبھی حکیم صاحب کی آواز، ان کی ہمہ گیر شخصیت اور ان کے لمس کو کبھی محسوس نہ کرسکیں گے۔

آہ! آج پھر ہم یہاں جمع ہوئے ہیں حکیم صاحب کی یاد منانے انہیں خراجِ تحسین پیش کرنے۔ یوں تو حکیم صاحب ہمیشہ ہی ہمارے ساتھ رہتے ہیں، لیکن جب اکتوبر کا مہینہ آتا ہے تو ایک عجیب سی اُداسی ماحول پر چھاجاتی ہے دل کسی کام میں لگتا ہی نہیں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش اے کاش یہ حادثہ ہوا ہی نہ ہوتا۔

کہتے ہیں کے جو بات دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے سو آج ان کو یاد کرنے کے لیے ہم نے اشعار کا سہارا لیا ہے، کیوں کہ شعر دل سے نکلتا ہے اور دل میں اُتر جاتا ہے تو آیئے حکیم صاحب کی زندگی کے ادوار پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ (میوزک)

(نظم نمبر ۱ بیک گراؤنڈ میں پڑھی جائے گی اور اسٹیج پر بچے ایکشن کریں گے)

نظم نمبر ۱:

ننھا سا تھا خواب بڑے
علم کا شوق دل میں لیے
کتابیں پڑھتا باتیں سنتا
ہر دن کچھ نیا ہی کرتا

وقت کی قیمت پہچانتا
بچپن میں ہی سیکھ لیا فن
خدمتِ خلق ہو میرا دھن
چھوٹے چھوٹے کام میں محنت
حاصل کی پھر علم کی دولت
علم شِفا اور سچ کا ساتھی
تھا وہ قوم کا سچا ساتھی

اسٹیج پر چھوٹا بچہ (حکیم صاحب) آئیں گے نظم پڑھی جا رہی ہوگی بچہ (حکیم صاحب) کتابیں پڑھیں گے، وقت دیکھیں گے، سوچیں گے، ایک بوڑھا شخص آئے گا اور لڑکھڑائے گا بچہ اُسے پکڑ لے گا، سنبھالے گا اور دونوں اسٹیج سے نیچے اتر جائیں گے۔ (میوزک)

دوسرا منظر

مکالمہ: (بچپن بیتا اور حکیم صاحب نے لڑکپن سے ہوتے ہوئے جوانی میں قدم رکھا)

دوسری نظم پڑھی جائے گی۔ جوان حکیم صاحب اسٹیج پر آئیں گے میز اور کرسی اسٹیج پر رکھی ہوگی حکیم صاحب بیٹھ جائیں گے بچے پلے کارڈ اُٹھا کر آئیں گے حکیم صاحب کے پیچھے کھڑے ہو جائیں گے۔ کچھ بچے جو طالب علم ہوں گے کتابیں اُٹھا کر پڑھنے کے لیے آئیں گے کچھ دیر پڑھیں گے پھر کھیلنے لگ جائیں گے۔ حکیم صاحب اشارے سے سمجھائیں گے کہ وقت کی قدر کرو۔ پھر بچے پڑھنے لگ جائیں گے۔ حکیم صاحب چلے جائیں گے اور بچے بھی اسٹیج سے اُتر جائیں گے۔

نظم نمبر۲:

حافظ بھی تھے، حکیم بھی تھے، راہبر بھی تھے
عالم بھی تھے، ادیب بھی تھے، دیدہ ور بھی تھے
ہمدرد بھی وہ سب کے، سبھی کا خیال تھا
ان کو بہت عزیز ہر اک نونہال تھا
کہتے تھے نونہال بڑے ہونہار ہیں
یہ پھول تو ہمارے چمن کی بہار ہیں
وہ چاہتے تھے ملک میں تعلیم عام ہو
معقول تربیت کا بھی کچھ اہتمام ہو
محنت سے کام کرنے کی روشن مثال تھے
دنیا یہ کہہ رہی ہے بڑے باکمال تھے
پیارا تھا ان کو وقت کا ہر لمحہ اس قدر
جو کام بھی ہو کرتے تھے ٹھیک وقت پر

(میوزک)

تیسرا منظر

مکالمہ: (عمر رفتہ کے ساتھ ساتھ خدمتِ خلق کا دائرہ بھی وسیع ہوتا چلا گیا، لیکن افسوس وقت نے ساتھ نہ دیا اور حکیم صاحب بہت جلد ہم سے جدا ہو گئے)

نظم نمبر۳ پڑھی جائے گی۔ حکیم صاحب اسٹیج پر آتے ہیں۔ ہمدرد پبلک اسکول کے بچے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ وہ سب سے باتیں کرتے ہیں، بچے ہاتھ ملائیں گے، آٹوگراف لیں گے۔ حکیم صاحب انہیں اللہ حافظ کا اشارہ کرتے ہوئے آہستہ آہستہ جانے لگیں گے بچے حکیم صاحب کو واپس بلاتے ہیں اور رونے لگتے ہیں کچھ بچے روتے ہوئے ان کے پیچھے بھاگ کر ان کے پیچھے جاتے ہیں، لیکن گر جاتے ہیں۔ حکیم محمد سعید اسٹیج سے اُتر جاتے ہیں۔

نظم نمبر۳:

سوئے ہوئے جذبوں کو جگاتے کوئی دن اور
منہ موڑ کے دنیا سے نہ جاتے کوئی دن اور
خود جس پہ عمل کر کے زمانے کو دکھایا
خدمت کا وہ پیغام سناتے کوئی دن اور
ہر دن کی طرح اپنی مسیحا نفسی سے
دکھ درد ہزاروں کے مٹاتے کوئی دن اور
پیدا کیا جو پیار بچوں کے دلوں میں
تعلیم کا وہ شوق بڑھاتے کوئی دن اور
منزل پہ پہنچنے کے لیے ہم سفروں کو
جو راہ سجھائی تھی، سُجھاتے کوئی دن اور
حکمت کا انوکھا سا جو اک شہر بسایا
ایسے ہی کئی شہر بساتے کوئی دن اور
آفاق وہ زندہ ہیں مگر کہتی ہیں آنکھیں
ہم ان کو اسی دیس میں پاتے کوئی دن اور

مکالمہ

ماحول پر اُداسی کا گہرا اُبھر ہر طرف بکھراں سناٹا جیسے وقت تھم گیا ہو۔ ہواؤں کے دوش پر ایک خبر دل پاش پاش کر دیتی ہے۔ حکیم محمد شہید کر دیے گئے دل کچھ ماننے کو تیار نہیں، مگر حقیقت کو بھلا کیسے جھٹلایا جا سکتا ہے۔ بچے ایک دوسرے کا منھ تک رہے تھے جیسے یہ بات اُن کی سمجھ سے بالاتر ہو کہ حکیم سعید اب حکیم شہید ہو گئے ہیں۔

اختتام

پروگرام کا اختتام دعائے سعید سے ہوا، جسے ہمدرد پبلک اسکول اور ہمدرد ولیج اسکول کے طلباء نے پیش کیا اور حکیم محمد سعید کی روح کو خراج عقیدت پیش کیا۔☆